جمعرات 28 جولائی 2022ء | 28 ذوالحجہ 1443 ہجری قمری | 28 وفا 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:155

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ﴿۲﴾ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ﴿۳﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ ﴿۵﴾

(الرحمٰن:2-5)

ترجمہ: بے انتہا رحم کرنے والا اور بن مانگے دینے والا۔ اُس نے قرآن کی تعلیم دی۔ انسان کو پیدا کیا۔ اسے بیان سکھایا۔

فرمانِ خلیفہ وقت

ایک روایت میں حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص علم کی تلاش میں نکلا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین اور آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم و عرفان ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا نصیب اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب العلم باب فضل الفقہ)

تو علم کی یہ اہمیت ہے، علم حاصل کرنے کے لئے یہاں بھی مغرب میں لوگ آتے ہیں۔ بڑی دور دور سے پڑھنے کے لئے ایشیئن ملکوں سے۔ اگر ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رضا بھی مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے حصول تعلیم کو بھی آسان کر دیتا ہے، ان کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اتنی آسانیاں پیدا کر دیتا ہے کہ اس دنیا میں بھی ان کے لئے جنت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور احمدی طالب علم خاص طور پر یہاں جو آرہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا، ان کا صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہونا چاہئے کہ انہوں نے تعلیم حاصل کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت چلتے ہوئے تعلیم حاصل کرنی ہے۔ یہاں کی رونقیں اور دوسرے شوق ان کو اس مقصد کے حصول سے ہٹانے والے نہ ہو جائیں۔ یہ نیت ہو تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے یہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانا ہے اور اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانا ہے۔ اور اگر کوئی حصہ تعلیم اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے تو پھر اس کو بھی دنیا پہ واضح کرنا ہے گہرائی میں جا کے بھی علم حاصل کرنا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 18 جون 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- نظریں فلک کی جانب ہیں، خاک پر جبیں ہے (منظوم)
- ماہ جون میں موصول ہونے والی قارئین الفضل کی آراء و تبصرے
- حضرت مولانا معین الدینؓ
- آؤ! اُردو سیکھیں
- ہم نے کی لانگ رائیڈ
- حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے

فرمانِ رسولؐ

عَنۡ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبۡحَ حِينَ يُسَلِّمُ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسۡأَلُكَ عِلۡمًا نَافِعًا وَرِزۡقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، طیب رزق اور مقبول عمل کا طالب ہوں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها باب ما يقال بعد التسليم)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

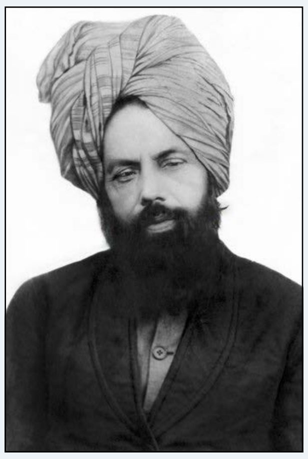

پاک ہونے کا ایک طریق

پس میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالےٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سُورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دُور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشی محض سمجھے۔ اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اَور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اُتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبّر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اُسے حقیر سمجھتا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 213 ایڈیشن 1988ء)

دربارِ خلافت

ان سب مشکلات کے باوجود ہر احمدی کو جماعتی وقار کا خیال رکھنا ہرصورت میں ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جلسے کے دنوں میں ماحول کی عمومی صفائی کا غیروں پر بڑا اثر پڑتا ہے اور اس کا اکثر لوگ اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر ایک کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ضروری نہیں کہ صفائی صرف صفائی کے کارکنان جو ہیں اُنہوں نے ہی کرنی ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہر ایک اگر اس طرف توجہ رکھے اور کوئی چھوٹا موٹا گند، چیز، گلاس، پلیٹ، لفافے وغیرہ پڑے دیکھیں تو اُٹھا کر ڈبے میں ڈال دیں تو اس طرح پھر جہاں آپ ماحول کو صاف رکھ رہے ہوں گے، وہاں آپ ثواب بھی کما رہے ہوں گے۔ ویسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء حدیث نمبر 534) اگر کوئی بڑا تھیلا یا کوئی ایسی چیز دیکھیں جو مشکوک ہو تو پھر اُس کو بجائے ہاتھ لگانے کے انتظامیہ کو بتا دیں، جو کارکن قریب ہوں اُن کو بتا دیں۔ پھر یہ اُن کا کام ہے کہ وہ اُس کو وہاں سے اُٹھوائیں۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر جلسے کے انتظام کے لئے اب مستقل یہاں حدیقۃ المہدی میں بھی قائم ہو گیا ہے، روٹی پلانٹ بھی لگا دیا گیا ہے۔ ابھی تک روٹی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی پک رہی ہے۔بعض دفعہ عارضی طور پر کچھ کوالٹی میں اونچ نیچ ہو بھی جاتی ہے اس لئے اگر ایسی کوئی صورتحال ہو تو پہلی بات تو یہ ہے کہ برداشت کرنی چاہئے اور اگر نہ کھا سکیں تو بدلا کے کھا سکتے ہیں اور انتظامیہ کو پھر اُس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔عموماً روٹی جو یہاں پک رہی ہے وہ پانچ چھ گھنٹے کے وقفے کے بعد مہمانوں تک پہنچتی ہے کیونکہ اتنے بڑے انتظام میں تازہ تازہ روٹی کھلانا تو بہت مشکل ہے۔ بہر حال اب تک جو رپورٹ ہے اُس کے مطابق تو مہمان نے بھی اور ہر کھانے والے نے اس روٹی کو پسند کیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ پلانٹ بھی صحیح طور پر چلتا رہے اور مہمانوں کو تکلیف نہ ہو، نہ انتظامیہ کو کسی قسم کی پریشانی ہو۔ضمناً یہاں ذکر کر دوں کہ گزشتہ جمعہ مَیں نے جرمنی کی روٹی کا ذکر کیا تھا اور مَیں نے کہا تھا کہ وہ لوگ فوری جواب بھی دے دیتے ہیں اور شام تک ہی اُن کا جواب تیار تھا کہ ہماری روٹی تازہ ہوتی ہے اور صرف پانچ چھ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔لیکن ساتھ ہی ایک خاتون کی فیکس بھی آئی ہوئی تھی کہ آپ نے بڑا صحیح کہا روٹی باسی تھی اور کھانے کے قابل نہیں تھی۔ لیکن بہر حال لگتا ہے دونوں طرف کچھ تھوڑا سا مبالغہ ہو گیا۔ روٹی اتنی باسی بھی نہیں ہوتی اور اللہ کے فضل سے کھانے کے قابل بھی ہوتی ہے۔ اس لئے مہمانوں کو بھی برداشت کرنا چاہئے۔

ویسے تو عام ہر احمدی کو پتہ ہی ہے لیکن یہ بات مَیں نے اس لئے کر دی ہے تا کہ انتظامیہ کو مزید علم ہو جائے کہ ہر چھوٹی سی جو بات ہے، کوئی بھی چھوٹی چھوٹی اونچ نیچ جو ہے وہ احمدی فوراً مجھے پہنچا دیتے ہیں۔ ایک اہم بات جو عموماً مہمانوں کے لئے کم و بیش ہر سال کہی جاتی ہے لیکن اب حالات کی وجہ سے ایسے مسائل سامنے آنے لگ گئے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ برطانوی حکومت جلسے کے لئے جو ویزے دیتی ہے، عموماً یہ ویزا چھ مہینے کے لئے لگتا ہے اور اس پر double entry یا multiple entry لگا دی جاتی ہے اور جلسے کا ویزا اس سوچ کے ساتھ یا اس شرط کے ساتھ دیا جاتا ہے کہ اس ویزے کو اسائلم کے لئے استعمال نہیں کرنا یا جماعتی طور پر جب ہم اپنے نمائندے کے لئے ویزا لیتے ہیں تو ہمارے سے یہی understanding ہوتی ہے کہ یہ لوگ دوسری مرتبہ ویزے کو استعمال نہیں کریں گے اور اسائلم کے لئے استعمال نہیں کریں گے۔ اس دفعہ بعض جماعتی نمائندوں کو ویزے دینے سے انکار کیا گیا اور جب ہم نے رابطہ کیا تو گو وہ ویزا دینے پر مان تو گئے لیکن انہوں نے شکوہ کیا کہ ایک دو ایسے تھے اور اس کے علاوہ بھی بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو جلسے کا ویزا لے کر آتے ہیں اور پھر اس کو دوبارہ استعمال کر کے اسائلم لے لیتے ہیں۔ کیونکہ اُس پر double entry لگی ہوتی ہے۔ ایک دفعہ تو چلے جاتے ہیں لیکن دوبارہ آ جاتے ہیں۔ بہر حال ان سرکاری محکموں کی تو ہم نے تسلی کروائی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ویزے مل بھی گئے ہیں لیکن پریشانی کا سامنا بہر حال اُنہیں کرنا پڑا اور بہت سارے ایسے لوگوں کی وجہ سے کرنا پڑا جن کی نیت ہی یہ ہوتی ہے کہ جائیں گے تو اُس ویزے کو اسائلم کے لئے استعمال کر لیں گے۔ ایسے لوگوں کو گو جماعتی طور پر تعزیر بھی ہو جاتی ہے لیکن جماعت کی جو ساکھ ہے وہ تو بہر حال خراب ہوتی ہے۔ اس کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے۔ اور پھر جو لوگ خالصۃً جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنا چاہتے ہیں اور یہ اُن کی نیت ہوتی ہے تو اُن کے لئے بھی ایسے لوگوں کے عمل روک بن جاتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 30/ اگست 2013 بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

نظریں فلک کی جانب ہیں، خاک پر جبیں ہے

(کلام صاحبزادی امۃالقدوس بیگم)

ہر ایک ہے ہراساں یہ دَور نکتہ چیں ہے
ہر دل میں ہے تکدّر، آلودہ ہر جبیں ہے
ناپختہ ہر عمل ہے، لرزیدہ ہر یقیں ہے
وصلِ صنم کا خواہاں شاید کوئی نہیں ہے
فکروں سے دل حزیں ہے، جاں درد سے قریں ہے
"جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے"

آنکھوں میں سیلِ گریہ، سینہ دھواں دھواں ہے
ہر نفس مضطرب ہے، ہر آنکھ خونچکاں ہے
ہونٹوں پہ مسکراہٹ، دل مہبطِ فغاں ہے
فُرقت میں یاں تڑپتا انبوہِ عاشقاں ہے
غربت میں واں پریشاں اک دِلرُبا حسیں ہے
"جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے"

اک دَورِ پُر سکوں کا آغاز چاہتی ہوں
لَے ہو طرب کی جس میں وہ ساز چاہتی ہوں
نظرِ کرم ہی میرے دم ساز چاہتی ہوں
میں تیرے لفظِ کُن کا اعجاز چاہتی ہوں
سب کی ہے تو ہی سنتا اِس بات کا یقیں ہے
"جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے"

اداریہ

ماہ جون میں موصول ہونے والی قارئین الفضل کی آراء وتبصرے

قسط 7

ترقی کی منازل پر رواں دواں

الفضل اخبار اللہ کے فضل سے روز افزوں ترقی کی منازل پر رواں دواں ہے اور قارئین کے لئے ایک عمدہ علمی اور روحانی مائدہ ہے۔سب لکھنے والے علم اور دلائل سے اپنا مدعا بیان کرتے ہیں اور ’’روحانی نگھار‘‘ سے اپنی تحریر میں ایک نیا رنگ بھرتے ہیں تو کہیں روحانی ترقی کے ساتھ ہمارے بچپن اور زمانہ طالب علمی کی حسین یادوں کو ظرافت کے تڑکے سے خوب لبھاتے ہیں۔جس سے سب حظ اٹھاتے ہیں۔ جہاں یہ تحریریں ہمارے دل و دماغ کو سرور بخشتی ہیں وہاں ہمیں ہمارے ماضی سے بھی جوڑے رکھتی ہیں مثلاً امۃ الباری صاحبہ کا مضمون ’’نایاب ہوتے پانی کی قدر کریں‘‘ واقعاتی طور پر کچھ نہ کچھ ہماری کہانی بھی ہے۔

(رضیہ بیگم۔ نیویارک)

الفضل نے ہمیں ایک خاندان بنا دیا

مورخہ 6؍مئی 2022 کے شمارہ میں ’’نایاب ہوتے پانی کی قدر کریں‘‘ مضمون پڑھا۔ ہلکی پھلکی کہانی کی طرز پر بہت دلچسپ انداز میں اہم بات سمجھائی ہے۔ الفضل نے ہمیں ایک خاندان بنا دیا ہے۔نئی ٹیکنالوجی سے سہولتیں میسر آگئی ہیں۔ میں تہہ دل سے آپ کی ٹیم کی شکر گزار ہوں جو انتھک محنت کے بعد ایک روحانی مائدہ ہم تک پہنچاتے ہیں۔

(مبشرہ شکور۔ لندن)

شاندار مضامین

قلم سے دوبارہ دوستی کروانے کا سارا کریڈٹ آپ کو جاتا ہے۔مورخہ 6 مئی کی اشاعت میں مضمون ’’نایاب ہوتے پانی کی قدر کریں‘‘ جہاں پانی کے ضیاع پر پند و نصائح لیے ہوئے تھا وہیں امۃ الباری صاحبہ نے اپنے ساتھ مجھے بھی صحنِ ماضی میں لا کھڑا کیا۔مورخہ 26 مئی کی اشاعت میں ’’اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو دارالعمل اور اُخروی زندگی کو دارالجزاء قرار دیا‘‘۔ قبرستان اور قبروں کی بناوٹ وسجاوٹ سے متعلق عمیق مشاہدہ پر مبنی بہت معلوماتی مضمون تھا۔ رمضان المبارک کے حوالے سے تمام مضامین بہت معلوماتی اور معیاری تھے۔

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

عمدہ شمارہ جات

مورخہ 25 تا 28 مئی کے الفضل آن لائن کے تمام تر شمارہ جات انتہائی عمدہ تھے۔ خاص کر ان دنوں کی اشاعتوں میں شائع ہونے والے اداریے انتہائی جاندار اور سوچ کو جھجھوڑنے والے تھے۔ کاش ہم میں سے ہر ایک ان باتوں کا لطف ہی نہ لے بلکہ انہیں اپنی عملی زندگیوں کا حصہ بھی بنانے والا ہو۔ آمین۔

(درثمین احمد۔ جرمنی)

اعلیٰ مضمون

مورخہ 7 مئی 2022ء کے شمارہ الفضل میں، نئے انداز تحریر میں حضرت خدیجہ کی بابت بہت عمدہ مضمون شائع ہوا ہے۔

(مبشر احمد عابد مربی سلسلہ)

الگ رنگ لئے ہوئے مضامین و اداریے

جب تک الفضل پڑھ نہ لوں سکون نہیں آتا۔ 25 مئی 2022ء کا اداریہ پڑھا بہت ہی خوبصورت مضمون باندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شجر خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رکھے آمین۔الفضل کے شمارہ میں اداریہ بابت ’’میرا مضمون کب شائع ہوگا‘‘ پڑھ کر دل چاہ رہا ہے کہ سب خدمت کرنے والوں کے لیے روزانہ دو نفل ادا کروں جن کی انتھک اور مسلسل محنت سے یہ اخبار اپنے روحانی مائدے سے بھرپور مضامین کے ساتھ ہمیں فیض پہنچا رہا ہے۔

(مغفورہ درانی۔ جرمنی)

تربیتی لحاظ سے مؤثر اخبار

میں روزانہ صبح الفضل آن لائن اخبار دیکھتا ہوں اور تفصیلی مطالعہ آفس سے واپسی پر کرتا ہوں۔ اہم اور تربیتی حوالے سے بعض مضامین مثلاً فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، مسیح موعودؑ کے اقتباسات، پیارے امام و آقا کے اس حوالے سے ارشادات ایمان کو مضبوط بنانے اور تربیتی لحاظ سے ہم اہل خانہ کے علاوہ دوستوں کے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

(آر آر قریشی)

اعلیٰ مضامین

آپ کے مورخہ 27 مئی 2022ء کے اداریہ میں خلافت کی روحانی بجلی سے دی گئی مشابہت بہت ہی اعلیٰ ہے۔جس مضمون کا عنوان پرکشش ہو اسے فوراً پڑھنے کو دل چاہتا ہے ماشاء اللہ۔ 14 مئی کے اداریہ ’’پھول یوں ہی نہیں کھلا کرتے بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے‘‘ عنوان اور مضمون دونوں بہترین ہیں۔ انڈیا سے جناب عمر تماپوری کا مضمون بعنوان ’’اردو صحافت کے 200 سال اور احمدیہ جماعت کی صحافتی خدمات‘‘ ماشاء اللہ ایک ہی نشست میں پڑھنے والا مضمون ہے مورخہ 20 مئی 2022ء کے پرچے میں بہت سے علمی مضامین ہیں۔ 26 مئی 2022ء کے اداریے نے بہت کچھ سکھایا اور سمجھا دیا ہے۔اللہ کرے ہم انسانوں کو عبادت کا درست مطلب سمجھ بھی آجائے اور ایسی عبادت کرنے کی توفیق بھی مل جائے۔ بہت اعلیٰ شمارہ ہے۔

(نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے)

معلوماتی اخبار

اتنا معلوماتی اخبار ہے کہ ایک بار پڑھنا شروع کر دیں تو چھوڑنے کو دل نہیں کرتا۔

(غزالہ مبشر۔ جرمنی)

چھوٹی بات میں گہرے مضامین کا بیان

مورخہ 24 مئی کی الفضل میں محترمہ امۃ الباری ناصر کا مضمون ’’پردہ تعلیم میں رکاوٹ نہیں ہے‘‘ پڑھا۔ بہت ہی متاثر کن تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ یوم خلافت کے سلسلے میں سب مضامین اور نظموں سے خلافت سے محبت چھلک رہی تھی۔ آپ کے سبھی اداریے لاجواب اور قابل ستائش ہوتے ہیں مگر 14 مئی کی الفضل میں شائع ہونے والا اداریہ ’’پھول یونہی کھلا نہیں کرتے بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے‘‘ بہت ہی اچھا تھا اور ’’help us help you‘‘ چھوٹی سی بات سے اتنے گہرے مضمون نکالنا بلاشبہ آپ کا ہی خاصا ہے۔

(خالدہ نزہت۔ آسٹریلیا)

فائدہ مند اخبار

مورخہ 18 مئی 2022ء کی اشاعت میں ڈاکٹر نصیر احمد طاہر صاحب کا مضمون ’’انسانیت کی مدد، دنوں یا ہندسوں کی محتاج نہیں‘‘ بہت پسند آیا۔ احباب جماعت الفضل اخبار سے بخوبی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اخبار کی معاونت کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیر دے، آمین۔

(قاضی عثمان پاشاہ صوبہ کرناٹک۔ انڈیا)

گرانقدر خدمات سرانجام دینے والا اخبار

گزشتہ دنوں الفضل آن لائن میں ’’یوم مسیح موعود‘‘ پر خصوصی مضامین پڑھنے کو ملے۔ اس کے بعد ماہِ صیام میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور مضامین بابت رمضان کے مسائل، برکت، رحمت، مغفرت پر الفضل آن لائن کی زینت بنتے رہے۔جس سے روحانیت سے پُر ماحول رہا۔ اس قدر کم عرصہ میں الفضل آن لائن نے حقیقی اسلامی تعلیمات کو عام فہم رنگ میں بیان کرتے ہوئے اُردو ادب کی جو گراں قدر خدمت جاری رکھی ہوئی ہے وہ نہ صرف قابلِ رشک ہے بلکہ قابل فخر بھی۔ اس طرح کے معیاری اخبار کا لانچ ہونا وقت کا اہم ترین تقاضا تھا ان مضامین اور معلومات کے ذریعہ اردو زبان نے دنیا کو اپنی مُٹھی میں سمیٹ لیا ہے۔ اُردو زبان کے تحفظ، بقا، فروغ اس کی ترقی اور ترویج کے فریضہ کو آن لائن لندن کمال خوبی سے نبھا رہا ہے۔ الحمدللہ۔

(علامہ محمد عمر تماپوری۔ علی گڑھ انڈیا)

نئی جہت کا اخبار

الفضل کو آپ نے نئی جہت دے دی ہے۔ تربیتی نقطۂ نظر سے آپ کے اداریے بہت عمدہ، دلچسپی کا باعث اور سبق آموز ہوتے ہیں۔ مورخہ 21 مئی کے شمارے میں ماشاء اللہ حقوق و فرائض اور انکی ادائیگی کی طرف جس طرح سادہ مگر سحر انگیز الفاظ سے توجہ دلائی دل کو بھاگئی۔

(چوہدری منیر مسعود۔ لاہور)

قلمی جہاد میں مصروف عمل

ہمارا روزنامہ الفضل آن لائن خدا کے فضل سے دنیا کے دوسرے اخبارات سے منفرد ہے۔ کیونکہ یہ صرف دینی پیاس بجھانے میں مصروف ہے۔ میں الفضل کے حوالے سے صرف اتنا کہوں گا کہ تمام مضامین بہت عمدہ اور معلوماتی ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بڑی محنت اور جانفشانی سے کارکنان اسے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ ہم تو بنی بنائی الفضل پڑھ لیتے ہیں اور جو اسے اخبار بناتے ہیں انہیں اللہ پاک اس کا اجر دے آمین۔ اس کی بدولت دنیا میں جماعت کی ترقی کے بارے میں آگاہی ملتی ہے۔

(اے آر بھٹی۔ برسبن آسٹریلیا)

تاریخی واقعات سے مزین

مورخہ 8جون 2022ء کے شمارے میں محمد صدیق شاکر صاحب پر مکرم منور علی شاہد کا تاریخی مضمون پڑھ کر انجینئرنگ یونیورسٹی کا زمانہ یاد آ گیا۔

(انجینئر محمود مجیب اصغر)

عمدہ شمارہ

جَزَاکُمُ اللّٰہُ آج 24مئی کا شمارہ اتنا عمدہ تھا کہ ایک بار میں پورا پڑھ کر ہی چھوڑا ہے۔

(نمود سحر)

مؤرخہ 9مئی 2022ء کے شمارہ میں آپ نے الفضل کی تیاری کے جو مراحل بیان کیے ہیں وہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپکی محنت خلوص میں مزید اضافہ کرے اور اس اخبار کو مزید ترقیات سے نوازے۔

(سید طاہر شاہ)

الفضل کی بدولت سب کام سنور جاتے ہیں

مورخہ 26مئی 2022ء کا بہت ہی خوبصورت اور بہترین اداریہ ہے۔ مورخہ 27مئی 2022ء کے اداریہ کے جواب میں صرف یہی لکھوں گی کہ ہمارے لیے ترقی واقعتاً خلافت سے جڑے بغیر ممکن نہیں کیونکہ خلافت ہی تو ہمارے لئے قرب الٰہی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جو ہمیں اس راہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ مورخہ 18جون 2022ء کے شمارے میں محترمہ درثمین احمد، جرمنی کا مضمون بعنوان ''روزنامہ الفضل سے میری وابستگی'' پڑھا اور دل کے بہت قریب لگا۔ میرا ذاتی تجربہ ہے ''الفضل'' کی ٹیم ممبر ہونے کی حیثیت سے سب کام سنور جاتے ہیں۔

(صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا)

حسین یادوں سے مزین

مورخہ 27 مئی 2022ء یوم خلافت کی الفضل آن لائن کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ، الفضل کی تمام ٹیم اور قارئین و لکھاریوں کو مبارک ہو۔ مضمون ''کچھ یادیں کچھ باتیں'' پڑھا اور بڑا لطف آیا جماعت میں بشیر احمد صاحب سیالکوٹی اور نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کے نام کافی معروف ہیں۔ 14مئی 2022 ء کے شمارے میں مکرم محمد عمر تماپوری انڈیا کا مضمون ''اردو صحافت کے 200 سال اور احمدیہ جماعت کی صحافتی خدمات'' بہت پسند آیا۔ بہت معلوماتی اور جامع (comprehensive) ایمان افروز مضمون ہے۔ مؤرخہ 23 مئی 2022ء کے الفضل آن لائن میں بیگم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ کا مضمون جو ان کی پوتی امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ نے لندن سے ''میری دادی جان کی قیمتی یادیں'' کے عنوان سے شائع کروایا ہے بہت پسند آیا۔

(ابن ایف آر بسمل)

اعلیٰ اداریہ

مورخہ 27مئی 2022ء کے اداریہ میں بیان مضمون میں بیشک اللہ تعالیٰ مین سوئچ ہے اور اس کے نبی اور خلفاء بجلی اور ہم ان کی تاریں اگر ان تاروں میں سے بجلی کی رو ختم ہو جائے تو ہر کوئی ان تاروں کو توڑ سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس بجلی کو ہمارے اندر سے نکلنے نہ دے اور ہم مضبوطی سے متحد ہو کر ہمیشہ اپنی پیاری جماعت کو قائم رکھیں۔ آمین۔

(عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

عمدہ تشبیہات

مؤرخہ 10مئی کے شمارہ میں مکرمہ منزہ ولی کے مضمون ''بچوں میں نماز باجماعت کی عادت قائم کرنے میں ماؤں کا کردار'' میں بہت موثر پیرائے میں ماں کی ذمہ داری کا احساس دلایا گیا ہے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ۔ آپ کے مورخہ 27مئی 2022ء کے اداریہ میں خلافت کی روحانی بجلی سے دی گئی مشابہت بہت ہی اعلیٰ ہے۔ آپ کے اداریے بعنوان ''ہر نیا دن موت کے قریب کرتا ہے'' میں ہمیشہ کی طرح منفرد انداز میں آپ نے اللہ کے حقوق کی ادائیگی اور زندگی کا دبے پاؤں تیزی سے گزرنے کا احساس دیا گیا۔

(سعدیہ طارق۔ ملتان)

بہترین اخبار

مورخہ 9مئی کی اخبار میں اداریہ لفظ لفظ پڑھا جس سے اس محنت اور مشقت اور جذبہ کا علم ہوا جو اخبار کے شائع ہونے تک کام کرتا ہے

(نعمان احمد رحیم)

اعلان نکاح

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 16/ جولائی 2022ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

عزیزہ باسمہ میر بنت مکرم تنویر احمد میر صاحب (لندن۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم اسامہ بٹ (مربی سلسلہ۔ الفضل انٹرنیشنل لندن) ابن مکرم طاہر محمود بٹ صاحب

عزیزہ نورہان عودہ بنت مکرم جمال عودہ صاحب (کبابیر)
ہمراہ عزیزم عمادالدین المصری (مربی سلسلہ۔ کبابیر) ابن مکرم حسین المصری صاحب

عزیزہ عریشہ اتیب طاہر بنت مکرم بشیر احمد طاہر صاحب (لندن۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم کامران احمد شمس رانا (مربی سلسلہ۔ الفضل انٹرنیشنل لندن)
ابن مکرم رانا مشہود احمد صاحب (مربی سلسلہ۔ یوکے)

عزیزہ طوبیٰ احمد بنت مکرم بشارت احمد صاحب (آسٹریلیا)
ہمراہ عزیزم زکی احمد (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم مسرور احمد صاحب

عزیزہ نگارش محمود (واقفۂ نو) بنت مکرم وقاص محمود صاحب (لندن۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم مسعود احمد رافع ابن مکرم مشہود احمد قریشی صاحب (سویڈن)

عزیزہ رومانہ امتیاز بنت مکرم محمد امتیاز حمید صاحب (ٹلفورڈ۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم منیب احمد بھٹی (واقفِ نو) ابن مکرم مجید احمد بھٹی صاحب (فارنہم۔ یوکے)

عزیزہ امۃ الحفیظ عبدالرفیع بنت مکرم عبدالرفیع عبدالحسن صاحب (گلاسگو۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم نبیل زاہد ابن مکرم نصراللہ زاہد صاحب (یوکے)

(ادارہ الفضل آن لائن کی طرف سے جملہ نکاحوں کے لواحقین کو مبارکباد پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک کرے)

ابو الابرار

حضرت مولانا معین الدینؓ

ولادت، بچپن اور ابتدائی تعلیم

حضرت مولانا صاحبؓ سن 1868ء میں صوبہ سرحد (موجودہ خیبر پختونخواہ) کے ضلع مردان کے گاؤں کوٹ جھونگڑہ تخت بھائی میں محترم محی الدین صاحب کے گھر میں پیدا ہوئے۔بعض روایات میں آپ کا سن پیدائش 1865ء اور 1870ء بھی آیا ہے۔ ابتدائی تعلیم اس زمانہ کے رواج کے مطابق گاؤں کے مسجد میں، اور عربی اور فارسی کی تعلیم اپنے والد محترم سے گھر پر حاصل کی۔محترم محی الدین صاحب ایک آسودہ حال، کافی اثر رسوخ اور بہت سی جائیداد کی مالک شخصیت تھے، جس کی وجہ سے خاندانی تنازعات کا پیدا ہونا ایک فطری عمل تھا، تاہم حضرت مولانا صاحبؓ کا بچپن و جوانی میں صاحب ثروت ہونا زیادہ طویل ثابت نہ ہوا، اور خاندانی چپقلش اور تنازعات کے تناظر میں فریقین کے درمیان کافی جانی و مالی نقصان کی وجہ سے بزرگوں اور آباؤ اجداد کی ہدایت پر محترم محی الدین صاحب کو کچھ عرصہ کے لئے اپنا آبائی گھر و جائیداد چھوڑ کر افغانستان ہجرت کرنا پڑی۔جس کی وجہ سے حکومت وقت نے جانی و مالی نقصانات و مناقشات کے ازالہ کے لئے ان کو تمام جائیداد حتیٰ کے راشن کی خاطر رکھے گئے غلہ سے بھی محروم کر دیا۔

حضرت مولانا معین الدینؓ صاحب اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ دشمنوں نے ان کے گھر پر ہلہ بول دیا تھا اور انہیں اغوا کر کے ایک پنجرے میں بند کیا اس خیال سے کہ اس بچے (حضرت مولانا صاحب) کو بدلے میں قتل کر دیں گے۔ لیکن جب ان کے والد صاحب کو معلوم ہوا تو ایک ملنگ کے ذریعے راتوں رات اپنے اکلوتے بیٹے کو بازیاب کروا کر اپنے پاس بلوا لیا، اور اپنی اہلیہ کو اسی ملنگ کے توسط سے بچہ کی خیریت سے پہنچنے کا پیغام پہنچایا۔ ایک اور روایت کے مطابق حضرت مولانا صاحب کی اغوائیگی کے بعد انکی والدہ نے کچھ ملنگوں کو کچھ دے دلا کر ان کی تلاش پر مامور کیا، اور برآمدگی پر ان کے والد صاحب کے پاس پہنچا دیا۔ جہاں علم ومعرفت کے حصول اور قرب الٰہی کے مواقع زیادہ میسر آئے، لیکن حضرت مولانا صاحب جلد ہی افغانستان سے واپس آ گئے، اور والدہ کا ساتھ دیا، اور والد صاحب کی غیر موجودگی میں اپنی والدہ کے لئے ایک سائبان کی طرح موجود رہے۔

تلاش روزگار

اس طرح حضرت مولانا صاحبؓ کا خاندان انتہائی غربت و افلاس کی زندگی گزارنے پر مجبور رہا۔غربت و افلاس اور کسمپرسی کا یہ دور کافی طویل ہو گیا، مگر اس مرد خدا نے اپنے علم و کمال اور تعلیم کے سبب گرد و نواح میں تعلیم کی شمع روشن کئے رکھی۔غریب اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ ان کے لئے بطور محرر کے بھی خدمت کر کے گزر بسر کرنا ان کی سوانح حیات کا ایک روشن باب ہے۔ ان دنوں مالاکنڈ روڈ زیر تعمیر تھی آپ اس میں محنت مزدوری کرنے لگے، آپ کو ابتداً چھ پیسے یومیہ اجرت پر رکھا گیا، جب آپؓ نے ایک ہفتہ مزدوری کی تو ایک کونہ میں بیٹھ کر اپنے کمائے ہوئے پیسوں کا حساب کرنے لگے تا کہ معلوم ہو کہ کتنی کمائی کی ہے، کہ اس دوران ایک اور ساتھی کی نظر پڑی، اس نے ٹھیکیدار کو اطلاع کر دی کہ آپ پیسے گن رہے تھے، ٹھیکیدار نے آپ کو بلایا اور پوچھا کہ کیا واقعی آپ حساب کتاب کرنا جانتے ہیں؟ اثبات میں جواب ملنے پر آپ کو بطور منشی دس پیسے یومیہ اجرت پر مامور کیا گیا۔تقریباً ۲۰ روز کام کرنے کہ بعد آپ دو چار پائیاں اور بستر وغیرہ خرید کر گھر لے گئے اور اس طرح آپ نے خود اپنے گھر کو دوبارہ بنانا شروع کیا اور ساتھ ہی دینی تعلیم اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔حضرت مولانا صاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات گاؤں میں ہوئی اور وہیں پر دفن ہوئیں۔

عائلی زندگی و اولاد

سن 1895ء میں گاؤں کے ایک زمیندار گھرانے کی ایک نیک خاتون سے حضرت مولانا صاحب کی شادی ہوئی، جس کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ فرزند عطا کئے جن میں سے ایک عبداللہ نامی بچپن میں ہی فوت ہو گیا، جبکہ باقی بیٹوں میں مولوی چراغ دین صاحب 1904، غلام محی الدین صاحب 1907، مولوی عبدالرحمن صاحب 1913 اور محمد احمد صاحب 1917 میں پیدا ہوئے۔

بیٹوں کے نمایاں اعزازات

حضرت مولانا صاحبؓ کے صاحبزادگان میں مولوی چراغ دین صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ آپ جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ ہونے والے اولین چند مربیان میں سے ایک تھے۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اس کے علاوہ مولوی عبدالرحمن صاحب بیان کرتے تھے کہ حضرت مولوی عبداللہ سنوریؓ کی جب وفات ہوئی، تو حضرت مسیح موعودؑ کی ہدایت پر اور حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ کی وصیت کے مطابق حضورؑ کے مشہور زمانہ سرخ چھینٹوں والے کرتے میں ملبوس حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ کے جسد خاکی کو لحد میں اتارنے کا اعزاز مولوی عبدالرحمن صاحب کو ملا۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

قبولِ احمدیت

پشاور کے سابق نائب امیر مقامی اور سابق ناظم انصار اللہ ضلع پشاور و علاقہ سرحد جناب شمس الدین اسلم صاحب اپنی کتاب ”صوبہ سرحد (حال خیبر پختونخواہ) میں احمدیت کا نفوذ“ میں (صفحہ 65 تا صفحہ 67) میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا معین الدین صاحبؓ کے ایک بھائی (بعض روایات کے مطابق چچا یا چچازاد بھائی) عبد المطلب لاولد تھے اور جلد ہی فوت ہو گئے تھے، لیکن فوت ہونے سے قبل احمدیت میں داخل ہو چکے تھے۔ ان کے فوت ہونے پر ان کی ساری جائیداد حضرت مولانا صاحبؓ کے حصے میں آئی۔جس میں سلسلہ احمدیہ کی کچھ کتابیں اور اخبارات بھی تھے۔حضرت مولانا صاحبؓ نے ان کا مطالعہ شروع کیا۔ بعد ازاں آپ نے مردان کی ضلع کچہری میں ایک وکیل کے پاس بطور منشی کام شروع کیا۔

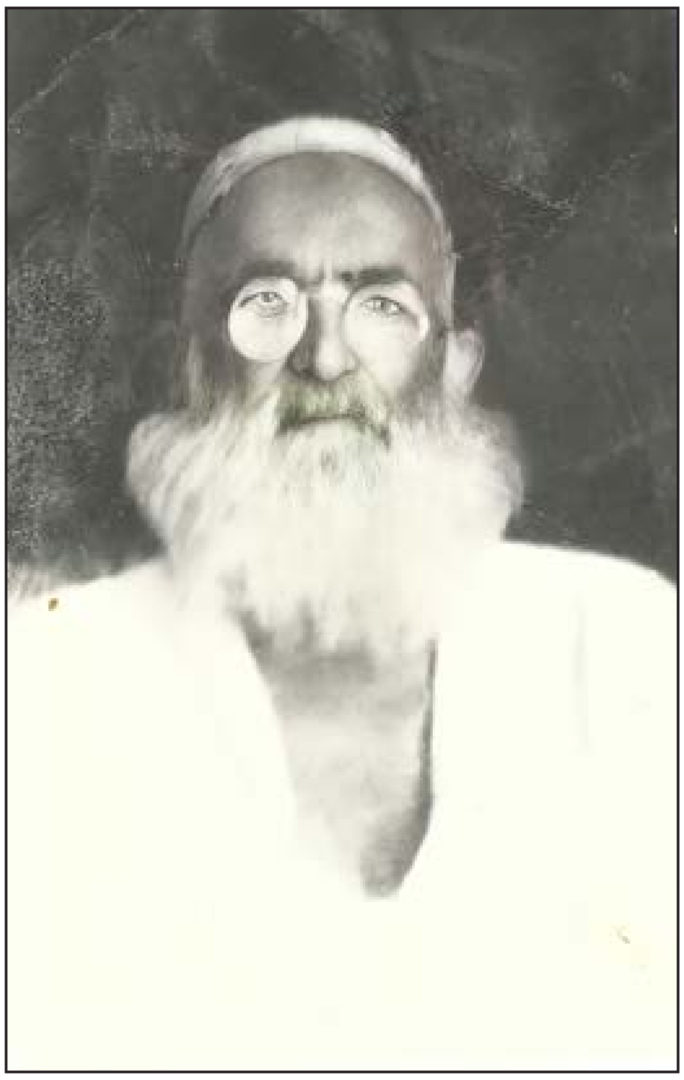

کچہری میں آپ کی ملاقات حضرت میاں محمد یوسف صاحب، حضرت قاضی محمد یوسف صاحب اور میاں محمد احسن صاحب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہوئی، جو کہ اس وقت تک جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے تھے، انہی کے ذریعے آپ کو جماعت کا تعارف حاصل ہوا، اور ہوتے ہوتے بالآخر بعد تشفی قلب حضرت مولانا صاحب نے 1906ء میں تحریری، اور بعدہ 1907ء میں قادیان حاضر ہو کر حضرت اقدس مسیح موعود و امام الزماں سے شرف ملاقات حاصل کیا اور اسی ملاقات میں بلا کسی قسم کے تردد و ہچکچاہٹ کے دستِ مسیح پر بیعت کرنے کے اعزاز سے مشرف ہوئے، الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

ابتلاؤں کا پُر آشوب دور

بعد ازاں قادیان سے واپسی پر کچھ عرصہ تک تخت بھائی کے نواحی گاؤں پاتے ٹکر میں مسجد میاگان میں امامت کراتے رہے۔ چونکہ اس علاقے میں آپ کے زہد و تقویٰ کسی سے ڈھکا چھپا نہ تھا اس لئے اہل علاقہ آپ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اسی وجہ سے آپ کی امامت پر خوش تھے۔فریضہ امامت کے شروع کرنے کے تقریباً ایک ہفتہ بعد آپ نے تمام گاؤں والوں کو اکٹھا کیا اور امام مہدی کے ظہور کی نشانیاں بتاتے ہوئے فرمایا کہ وقت ہو چکا ہے اور امام مہدی ظہور فرما چکے ہیں۔ مذید فرمایا کہ میں نے جا کر تسلی کرنے کے بعد ان کی بیعت کر لی ہے، آپ لوگ بھی کر لیں، لیکن لوگوں نے نہ مانا، اور آپ کو اس مسجد کی امامت سے فارغ ہونا پڑا۔جس کے بعد گاؤں میں آپ کی مخالفت بڑھنے لگی، یہاں تک کہ آپ کے قتل کے منصوبے بنائے جانے لگے۔ چنانچہ ماہنامہ گزٹ کینیڈا کے جولائی 2016 کے شمارے میں ایک ایمان افروز واقع ان الفاظ میں درج ہے کہ ”حضرت مولوی معین الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان سے واپس آنے کے بعد اپنے گاؤں موضع کوٹ جونگڑا میں سکونت اختیار کر لی۔ یہاں آپ کو قتل کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔

قاتلانہ حملے

ایک موقع پر ایک شخص ان کے پاس آیا اور معافی مانگنے لگا۔ پوچھنے

پر اس نے (راز) افشاء کیا کہ اس کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا لیکن راستے میں اس کا تانگہ دو دفعہ الٹ گیا۔ اس لئے وہ اس برے ارادے سے باز رہا، اور معافی کا طلبگار تھا۔" ایک اور موقع پر آپؓ پر ایک اور شخص نے کلہاڑی کا وار بھی کیا لیکن آپؓ معجزانہ طور پر صحت یاب ہوئے۔ بعد ازاں آپ مستقل طور پر مردان ہجرت کر کے تشریف لائے۔

ہجرت مردان

حضرت مولانا صاحبؓ کے صاحبزادے محترم عبدالرحمن صاحب (مولوی فاضل) اپنے خاندان کی ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جب مخالفت بڑھ گئی، اور قتل کے منصوبے باندھے جانے لگے تو مشیت خداوندی کے تحت سنت انبیاؑ کی پیروی میں حضرت مولانا صاحبؓ اپنی اہلیہ اور چار بیٹوں کے ہمراہ ایک لوہے کا ٹرنک اور لالٹین اٹھائے نماز فجر کے بعد پا پیادہ مردان کے لئے نکل پڑے، اور 20 کلومیٹر کا فاصلہ پیدل طے کرتے ہوئے تقریباً 8 بجے صبح حضرت میاں محمد یوسف صاحبؓ کے دروازے پر پہنچے۔ حضرت میاں صاحبؓ نے حضرت مولانا صاحبؓ کو گلے لگا کر "میرا بھائی آ گیا، میرا بھائی آ گیا" کہتے ہوئے اس بے سروسامان قافلہ کو اپنے گھر واقع بازار بکٹ گنج مردان میں خوش آمدید کہا۔ "محترم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل مذید بیان کرتے ہیں کہ "کچھ عرصہ بعد ہم نے حضرت میاں صاحبؓ کے گھر کے ساتھ ایک کچا مکان کرایہ پر لیا اور وہاں منتقل ہو گئے۔ کچھ دنوں بعد اس مکان کی چھت آدھی گر گئی لیکن مکین بفضل تعالیٰ محفوظ رہے، میں (مولوی عبدالرحمن صاحب) باہر نکلتے ہوئے دروازہ بند کرنے لگا ہی تھا کہ ایک شہتیر میرے ہاتھ پر آ گرا جس سے میرے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی، اس حادثہ کے بعد ہم دوبارہ حضرت میاں محمد یوسف صاحبؓ کے گھر منتقل ہو گئے"۔ حضرت میاں صاحبؓ کے ہاں رہائش کے دوران بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ حضرت مولانا صاحبؓ کہیں سے گھی کا ایک خالی کنستر لائے تھے، اس میں یہ مہاجر خاندان اپنے لئے چائے بھی تیار کرتے اور سالن بھی پکاتا۔ یہی وہ قربانیاں تھیں کہ جن کے بدلے میں آج ان کی اولاد اور اولاد در اولاد پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ان سب پر اللہ تعالیٰ کے افضال گننے میں نہیں آ رہے، اور مسلسل افضال و برکات کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ بہر حال کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا صاحبؓ مردان کے نواحی علاقہ بغدادہ میں ایک مکان کرایہ پر لے کر اس میں منتقل ہو گئے۔

حضرت مولانا صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ کی وفات مردان میں آپ کی اسی رہائش گاہ میں ہوئی اور بغدادہ کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

جماعت احمدیہ کے ابتدائی زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کے درخت وجود کی سرسبز شاخوں میں سے چند شاخیں مردان میں حضرت میاں محمد یوسف صاحبؓ کے مکان کی ڈیوڑھی میں اکٹھی ہو کر نمازیں پڑھتیں، جن پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ شمع احمدیت کہ ان ابتدائی پروانوں کی تعداد 40 تک جا پہنچی اور وہ ڈیوڑھی انتہائی کم پڑھنے لگی، جہاں یہ نمازی نہایت مشکل سے نمازیں پڑھتے تھے۔

بیت الذکر مردان کی خریداری اور شہادت

اس کے بعد ان ہستیوں نے مردان کے علاقہ بکٹ گنج میں ایک سکھ کا ملکیتی مکان کرایہ پر لیا، جس کے بعد نہایت نامساعد حالات سے نمٹنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں مورخہ 17اگست 1917 کو بکٹ گنج کے علاقہ میں ہی ایک اور جگہ قیمتاً خرید کر اسے باقاعدہ مسجد کی شکل دی۔ اس مسجد کے ساتھ 17 اگست کی تاریخ کی خاص نسبت معلوم ہوتی ہے کیونکہ 17اگست 1917 کو خریدی گئی۔ 17اگست 1986 کو اس وقت کے نمرود کی حکومت میں اس مسجد کو شہید کیا گیا۔ اور ٹھیک دو سال بعد 17اگست 1988 کو ہی وقت کا یہ نمرود اپنی ہی جلائی ہوئی آگ میں ہوا میں ہی جل کر خاکستر ہوگیا۔

تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی، جس نے توڑا تھا سر کبر نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت، آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

(کلام طاہر)

ہمت مرداں مدد خدا

تاریخ احمدیت میں حضرت مولانا صاحب کا ایک واقعہ دورِ خلافت اولیٰ کا یوں درج ہے کہ "ایک جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور فرمایا کہ چھوہارے تقسیم کرنے کے لئے ایک باہمت نوجوان ہے؟ اس پر مولوی چراغ الدین صاحب (مربی سلسلہ احمدیہ پشاور) کے والد معین الدین صاحب آف مردان کھڑے ہوئے۔ حضور نے دیکھتے ہی فرمایا۔ "ہمت مرداں مدد خدا"

(تاریخ احمدیہ جلد 3 صفحہ 547-548)

مالی فراخی

قبول احمدیہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا صاحبؓ کی مالی تنگی کو فراخی میں بدل دیا اور حضرت مولانا صاحبؓ نے محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے گاؤں میں دوبارہ تقریباً 40 جریب زمین خریدی، اس کے علاوہ بکٹ گنج بازار مردان میں ایک مکان اور قادیان میں اپنے بیٹوں کے لئے مکانات خریدے جن میں مولوی چراغ دین صاحب اور مولوی عبدالرحمن صاحب آخر تک وہیں مقیم رہے، تاہم تقسیم ہند کے بعد واپس مردان آ گئے، اور سارا خاندان مردان جماعت سے وابستہ رہا۔

جماعتی خدمات

محترم مولانا صاحب ایک لمبے عرصے تک جماعت احمدیہ مردان کے امام الصلوٰۃ رہے، اور بہت سے تبلیغی دورے بھی کئے۔ ان کے ایک زمیندار لال محمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن گاؤں کی مسجد میں مولوی وعظ کر رہا تھا کہ قادیانیوں کی دیوار کے سائے میں اگر کوئی بیٹھ جائے تو وہ بھی کافر اور جو اس کا زمیندار ہو تو اس کے کفر میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔ کچھ دنوں بعد وہی مولوی حضرت مولانا صاحبؓ کی زمینوں میں اپنے گھر کے لئے ایندھن کی لکڑیاں اکٹھی کر رہا تھا، کہ میں (زمیندار) نے کہا کہ مولوی صاحب! یہ تو قادیانی کی جائیداد ہے، کیا آپ بھی کافر ہو گئے ہیں؟ تو مولوی کہنے لگا کہ اس وقت آپ کے قبضے میں ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں! اسی مسجد میں جا کر ابھی اپنے الفاظ واپس لو کہ جو کچھ آپ نے کہا تھا وہ غلط کہا تھا۔ تو میں یہ ایندھن کی لکڑی خود آپ کے گھر پہنچا دوں گا۔ جس پر اس نے ایسا ہی کیا۔ اور یوں آنحضور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کی پیشگوئی و تخرج الفتنة و فيهم تعود (ترجمہ: کہ انہی میں سے فتنے پھوٹیں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے) ایک بار پھر بڑی شان سے پوری ہوئی۔

اسی زمیندار نے ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ گاؤں کے لوگ اکثر مجھے تنگ کرتے تھے کہ میں قادیانیوں کا کھاتا ہوں اور مختلف باتیں کرتے تھے، لہٰذا تنگ آمد بہ جنگ آمد، میں نے ان کو کہا کہ مجھے تو اتنا کچھ معلوم نہیں، ایسا کرتے ہیں کہ آپ اپنے مولوی لے آئیں اور میں ان قادیانیوں کو مردان سے لے آؤں گا، پھر آپس میں مناظرہ کر کے دیکھ لیں کہ کون ٹھیک ہے۔ لہٰذا جمعے کے دن عصر کا وقت مقرر کر کے سب کو مطلع کر دیا گیا۔ مردان سے مولوی معین الدین صاحب اور میاں محمد یوسف صاحب وقت پر پہنچ گئے لیکن باقی مولوی نہ آئے۔ جب میں ان کو لینے گیا تو بہت سی کتابیں مجھے دے کر میرے ساتھ چل پڑے۔ راستے میں پوچھنے لگے کے یہ "مضر" کیا کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ زیادہ تو میں کچھ نہیں جانتا آپ خود پوچھ لینا، لیکن ہاں اتنا پتہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ مولویوں کو مت کھلاؤ پلاؤ، ان کو صدقہ خیرات مت دو۔۔۔ اتنا کہنا تھا کہ وہ وہیں رک گئے اور کہنے لگے کہ یہ ہمارا حق نہیں مانتے تو ان کے ساتھ باتیں کرنا ہی کفر ہے۔ اور وہیں سے واپس ہو گئے۔ زمیندار کہتا ہے کہ واپس آ کر میں نے حضرت مولانا صاحب اور حضرت میاں صاحب رضوان اللہ علیہم کو سارا ماجرا سنا دیا۔ لہٰذا وہ واپس مردان چلے گئے۔

تحریک جدید میں شمولیت

حضرت مولوی صاحب بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے اور 1934ء کے پانچ ہزاری مجاہدین میں (نمبر شمار 4011، کمپیوٹر کوڈ 3825 پر) تاحال شامل ہیں، الحمد للہ علیٰ ذالك۔ خلافت کے ساتھ ان کا بہت لگاؤ تھا ایک دن بھی خلافت سے علیحدہ نہیں رہے۔ زیادہ وقت قادیان میں گزارتے، صاحب کشف و الہام اور مستجاب الدعوات بزرگ بھی تھے، گاؤں کے اکثر غیر احمدی لوگ مشکل وقت میں باوجود مخالفت کے حضرت مولانا صاحب ہی کی طرف دعا کے لئے رجوع کرتے۔ حضرت مولانا صاحب خود بھی جماعت اور خلافت سے ہمیشہ وابسطہ رہے اور اولاد کو بھی نصیحت کرتے رہے اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت ان کی پانچویں نسل چل رہی ہے اور محض اور محض اللہ کے فضل و کرم سے تمام اولاد در اولاد جماعت اور خلافت سے وابسطہ ہیں، اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ کی تمام نسل کو تاقیامت جماعت اور خلافت سے وابسطہ رکھے، آمین۔

وفات

حضرت مولانا صاحبؓ نے تقریباً 82 سال کی لمبی عمر پا کر یکم جون 1950ء کو مردان میں وفات پائی، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

آپ مردان کے عام قبرستان میں آسودہ خاک ہوئے اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں یادگاری کتبہ نصب ہوا۔ اس کتبہ کے مطابق آپؓ کا سن ولادت 1868ء، سن بیعت 1907ء، تاریخ وصیت 31 جولائی 1936ء، وصیت نمبر 4608 جبکہ حصہ وصیت 1/5 درج ہے۔

مبارک احمد منیر۔مربی سلسلہ برکینا فاسو

حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے

قسط 3۔ آخری

(تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل آن لائن مورخہ 25 جولائی 2022ء)

حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں بیرونی مشنوں کا قیام

احمدیہ مشن لندن

چوہدری فتح محمد سیال صاحب پہلے احمدی مبلغ تھے جو کہ بیرون ملک تبلیغ کے لیے بھیجے گئے چنانچہ 28 جون 1913ء کو آپ روانہ ہوئے۔ابتداء میں خواجہ کمال الدین صاحب اور چوہدری صاحب اکٹھے کام کرتے رہے لیکن حضرت خلیفہ المسیح الاولؓ کی وفات پر الگ ہوگئے چنانچہ چوہدری صاحب نے براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپریل 1914ء کو مشن کا قیام کیا۔

(سلسلہ احمدیہ جلد 1 صفحہ 314)(سلسلہ احمدیہ جلد 4 صفحہ 147)

سیلون مشن (موجودہ سری لنکا)

سری لنکا میں احمدیت کا پیغام حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں پہنچ گیا تھا۔لیکن باقاعدہ طور پر 1947ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے 1917ء میں مولوی محمد ابراہیم صاحب کو مبلغ بنا کر بھیجا۔

(سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ 40)

ماریشس مشن

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دورہ خلافت کا پہلا مشن ماریشس میں قائم ہوا۔چنانچہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب 15 جون 1915ء کو ماریشس کی زمین پر پہنچے۔

(Ahmadiyya Muslim Association USA1994souvenir pg106)

کینیا مشن

ڈاکٹر فضل الدین صاحب جو کہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ تھے یہاں پہنچے اور انہیں سے احمدیت کا بیج بویا گیا۔لیکن باقاعدہ طور پر حضرت مصلح موعودؓ نے شیخ مبارک احمد صاحب کو مشرقی افریقہ بھجوایا تا کہ اس خطے میں باقاعدہ مشن قائم کیا جائے۔چنانچہ شیخ صاحب 23 نومبر 1935ء کو ممباسہ پہنچے۔

(سلسلہ احمدیہ جلد2 صفحہ7)

نائیجیریا مشن

نائیجیریا میں جماعت کا پیغام ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ پہنچا۔ چنانچہ 1916ء میں 21 کی تعداد میں نوجوان حضرات نے بیعت کے خطوط لکھے اور جماعت احمدیہ نائیجیریا کی بنیاد پڑی۔ پھر 1921ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ بطور مبلغ یہاں آئے۔

(سلسلہ احمدیہ جلد2 صفحہ27)

سیرالیون مشن

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت پر مولانا عبدالرحیم صاحب نیر 19 فروری 1921ء کو لندن سے سیرالیون پہنچے اور 21 فروری کو سیرالیون سے گولڈ کوسٹ تشریف لے گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ385)

گھانا مشن

گھانا میں جماعت احمدیہ کا نفوذ 1921ء کو ہوا۔حضرت مولانا عبد الرحیم نیر صاحب گھانا کے پہلے مبلغ تھے۔

(سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ31)

امریکہ مشن

حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب برطانیہ لور پول سے 26 جنوری 1920ء کو امریکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ چنانچہ 15 فروری کو آپ فیلاڈیلفیا پہنچ گئے۔کچھ مہینہ فیلاڈیلفیا رہ کر آپ نے نیو یارک میں سکونت اختیار کر لی۔آپ نے 7 اگست 1920ء کے خط میں لکھا تھا کہ ان کا ارادہ شکاگو جانے کا ہے چنانچہ اگلے ہی مرکز بھیجے گئے خط میں بیان کیا کہ وہ شکاگو پہنچ گئے ہیں۔

(https://www.ahmadipedia.org/content/admin/4/ahmadiyya-muslim-mission-in-the-united-sates-of-america)

ایران کی طرف تبلیغی وفد

1924ء میں شاہزادہ عبدالمجید صاحب لدھیانوی اسی دن ایران کے لیے روانہ ہوئے جس دن کہ حضرت مصلح موعودؓ ولایت کے لئے روانہ ہوئے۔شاہزادہ صاحب نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ آنریری کام کر کے وہیں 1928ء میں وفات پائی۔

(سلسلہ احمدیہ جلد 1 صفحہ 374)

بخارا کے تبلیغی وفد

جولائی 1924ء میں ہی مولوی ظہور حسین صاحب اور مولوی محمد امین خان صاحب بخارا کی طرف روانہ ہوئے۔

(سلسلہ احمدیہ جلد1 صفحہ374)

انڈونیشیا مشن

جماعت احمدیہ کا انڈونیشیا میں نفوذ 1925ء میں ہوا۔1925ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے مولوی رحمت علی صاحب کو ساٹرا بھیج کر مشن شروع کیا۔ساٹرا کے علاوہ جاوا میں بھی 1931ء سے ایک علیحدہ مشن قائم کیا گیا۔

(سلسلہ احمدیہ جلد1 صفحہ377)

(souvenir pg118،Ahmadiyya Muslim Association USA1994)

دمشق وفلسطین ومصر میں مشن

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ولایت سے واپس آکر 1925ء کے شروع میں سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس کو ملک شام کی طرف روانہ کیا جنہوں نے دمشق میں اپنا مرکز قائم کر کے کام شروع کر دیا۔شاہ صاحب دو سال قیام کے بعد حضور کے حکم سے 1926ء میں واپس آگئے۔لیکن مولوی جلال الدین صاحب مارچ 1928ء میں دمشق سے نکل فلسطین آگئے اور حیفا میں اپنا مرکز قائم کر لیا۔ فلسطین پہنچ کر مولوی صاحب نے حضور کے حکم سے مصر میں تبلیغی دورے شروع کر دیے۔مصر میں اس سے قبل شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے ذریعہ احمدیت کا بیج بویا جا چکا تھا۔شیخ صاحب 1922ء میں ابتداءِ طلب علم کے لئے مصر گئے تھے مگر اس کے بعد وہاں تبلیغ میں مصروف ہوگئے اور کئی سال قیام کر کے اچھا کام کیا۔

(سلسلہ احمدیہ جلد 1 صفحہ 376)

تنزانیہ مشن

تنزانیہ میں پہلا مشن 1934ء میں قائم ہوا۔

(Welcome to ahmadiyyat the true Islam pg408)

پولینڈ مشن

حضرت مصلح موعودؓ نے احمد خان ایاز صاحب کو پولینڈ بھیجا چنانچہ یہ 22 اپریل 1937ء کو پولینڈ کے دارالحکومت وارسا پہنچے اور شہر سے 7 میل پر ایک نئی بستی Boernerowo میں کمرہ حاصل کر کے کام کا آغاز کیا۔جلد ہی عیسائیوں اور مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے 13 جنوری 1937ء کو حکومت پولینڈ نے انہیں ملک سے نکل جانے کا حکم دے دیا، جس کی وجہ سے یہ مشن بند کرنا پڑا۔بعد ازاں دسمبر 1990ء میں جماعت کی حکومت نے رجسٹریشن کی۔

(سلسلہ احمدیہ جلد2 صفحہ19)

اٹلی مشن

حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر جنوری 1937ء کو ملک محمد شریف صاحب سپین سے اٹلی چلے گئے اور مشن کا آغاز کیا گیا۔

(سلسلہ احمدیہ جلد2 صفحہ23)

ارجنٹائن مشن

1936ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت پر مولوی رمضان علی صاحب 25 جنوری 1936ء کو ارجنٹائن کے لیے روانہ ہوئے۔

(سلسلہ احمدیہ جلد2 صفحہ26)

مسقط مشن

1949ء میں ایک احمدی دوست محمد یوسف صاحب بی،ایس،سی جو ان دنوں مسقط حکومت کے فوڈ آفیسر تھے،لاہور آئے تو حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر مولوی روشن الدین صاحب فاضل واقف زندگی کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔اور فرمایا کہ وہ ریاست میں ذریعہ معاش تلاش کریں اور اپنی فیملی کے خود اخراجات برداشت کرنا ہوں گے۔چنانچہ فروری 1949ء کو مسقط پہنچے اور کام شروع کر دیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 13 صفحہ170)

جرمنی مشن

حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر مولوی مبارک علی صاحب ستمبر 1922ء کو لندن سے روانہ ہوئے اور برلن پہنچے اور مسجد کے لیے زمین کی کوشش کی۔1923ء کے آخر میں مولوی مبارک علی صاحب اور غلام فرید صاحب کی کوششوں سے برلن میں جرمنی کا پہلا مشن قائم ہوگیا۔یہ مشن مئی 1924ء کو بند ہوگیا۔جنوری 1949ء کو چوہدری عبد اللطیف صاحب بی اے واقف زندگی کے ہاتھوں جاری کیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 13 صفحہ137)،(ahmadipedia.org)

6 مئی 1935ء کو تحریک جدید کے ماتحت بیرونی ممالک میں جانے والے مجاہدین کا پہلا قافلہ جو مندرجہ ذیل مبلغین پر مشتمل تھا، قادیان سے روانہ ہوا؛

1۔مولوی غلام حسین صاحب ایاز (سنگاپور) 2۔صوفی عبد الغفور

صاحب (چین) 3۔صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز (جاپان)

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 201)

جاپان مشن

صوفی عبد الغفور صاحب نیاز 4 جون 1935ء کو کیوبا (جاپان) پہنچے اور تبلیغ کا کام شروع کیا۔ جنگِ عظیم دوم کی وجہ سے مشن بند کرنا پڑا چنانچہ دوبارہ 1969ء میں مشن قائم ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 218)

سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ 41 کے مطابق پہلے مبلغ مکرم عبدالقدیر صاحب نیاز تھے جنھوں نے کوبے میں مشن قائم کیا۔ اس کے بعد صوفی عبدالغفور جالندھری صاحب جاپان میں مبلغ مقرر ہوئے۔

ہانگ کانگ (چین) مشن

چین کا پہلا احمدیہ مشن صوفی عبدالغفور صاحب بھیروی نے قائم کیا جو کہ 27 مئی 1935ء کو ہانگ کانگ پہنچے۔

(ahmadiapedia.org)

یوگینڈا مشن

یوگینڈا میں جماعت احمدیہ کا نفوذ 1935ء میں ہوا۔

(souvenir pg106،Ahmadiyya Muslim Association USA1994)

ملائیشیا مشن

ملائیشیا میں جماعت احمدیہ کا نفوذ 1935ء میں ہوا۔

(Ahmadiyya Muslim Association USA1994souvenir pg113)

Welcome to ahmadiyyat the true Islam pg408 میں ملائیشیا میں جماعت کے قیام کا سن 1947ء لکھا ہے۔

سنگاپور مشن

سنگاپور میں جماعت احمدیہ کا نفوذ 1935ء میں ہوا۔

(souvenir pg115،Ahmadiyya Muslim Association USA1994)

سپین مشن

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یکم فروری 1936ء کو ملک محمد شریف گجراتی صاحب کو قادیان سے روانہ فرمایا۔ ملک صاحب 10 مارچ 1936ء کو سپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں وارد ہوئے۔ لیکن جلد ہی ملکی حالات کی وجہ سے وہاں سے جانا پڑا۔ بعد ازاں 10 جون 1946ء کو مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب اور مولوی محمد اسحاق صاحب میڈرڈ میں وارد ہوئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 295)

اٹلی مشن

نومبر 1936ء میں سپین قیامت خیز جنگ کا میدان بن گیا تھا جس کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ملک محمد شریف صاحب کو سپین سے اٹلی چلے جانے کا ارشاد فرمایا۔ اٹلی سے پہلی رپورٹ 25 جنوری 1937ء کی لکھی ہوئی مرکز پہنچی۔ ان کی دو تین سال کی محنت سے تیس افراد احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 296)(ahmadipedia.org)

البانیہ و یوگوسلاویہ مشن

البانیہ کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مولوی محمد الدین صاحب کو 18 اپریل 1936ء کو قادیان سے روانہ فرمایا۔ تین ماہ تبلیغ کے بعد مقامی ملاؤں کی شرارت کے باعث مجبوراً ملک چھوڑنا پڑا اور آپ یوگوسلاویہ تشریف لے گئے اور خدمت دین میں مصروف ہو گئے۔

(سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ 22) (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 309)

حبشہ مشن

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت پر اگست 1935ء کو ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحبؓ حبشہ تشریف لے گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 261)

برما مشن

مارچ 1935ء کو مولانا احمد خان صاحب نسیم تبلیغ احمدیت کے لیے برما تشریف لے گئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت پر زیر آبادی لوگوں میں تبلیغ کرنی شروع کی۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 282)

سلسلہ احمدیہ کی جلد 2 صفحہ 38 پر مولانا احمد خان نسیم صاحب کے برما آنے کی تاریخ اپریل 1938ء لکھی ہوئی ہے۔

فرانس مشن

1946ء میں ملک عطاء الرحمٰن صاحب اور مولوی عطاء اللہ صاحب کو فرانس بھیجا گیا لیکن باقاعدہ طور پر حکومت کی اجازت سے 22 جون 1948ء کو مشن کی بنیاد پڑی۔

(ahmadipedia.org)

جنوبی افریقہ مشن

جنوبی افریقہ میں مشن کی بنیاد 1946ء میں پڑی۔

(Welcome to ahmadiyyat the true Islam pg408)

لائبیریا مشن

لائبیریا مشن کی بنیاد رکھنے کی سعادت صوفی محمد اسحاق صاحب کے حصہ میں آئی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت پر 3 جنوری 1956ء کی صبح بذریعہ بحری جہاز منروویا Monrovia پہنچے۔ جبکہ لائبیریا میں جماعت کا پیغام 1917ء میں لٹریچر کے ذریعہ پہنچ چکا تھا۔

(سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ 540)

سکنڈے نیویا مشن

1932ء میں حضرت مصلح موعودؓ کو عالم رؤیا میں دکھایا گیا کہ ’’ناروے، سویڈن، فن لینڈ اور ہنگری‘‘ کے لوگ احمدیت کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس خواب کی عملی تعبیر وسط 1956ء میں رونما ہوئی جب احمدیہ مشن کی بنیاد پڑی جو خلافت ثانیہ کے عہد مبارک کا آخری یورپین مشن تھا۔ اس نئے مشن کے افتتاح کے لیے حضرت مصلح موعودؓ کے حکم سے کمال یوسف صاحب مرکز احمدیت سے 12 اپریل 1956ء کو روانہ ہوئے۔ حضورؓ نے چوہدری عبداللطیف صاحب بی اے انچارج جرمنی مشن کو ہدایت فرمائی کہ وہ بھی مشن کے افتتاح کے لئے ان کے ساتھ سویڈن کے شہر گوٹن برگ پہنچیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 479)

ہالینڈ مشن

1947ء میں باقاعدہ طور پر حضرت مصلح موعودؓ نے حافظ قدرت اللہ صاحب کو نیدرلینڈ کے پہلے مبلغ کے طور پر بھیجا۔

(Ahmadiyya Muslim Association USA1994souvenir pg76)

یمن مشن

یمن مشن کی بنیاد 1957ء میں پڑی۔

فلپائن مشن

1957ء میں جماعت کا پہلا فلپائن میں مشن قائم ہوا۔

(Welcome to ahmadiyyat the true Islam pg409)

ڈنمارک مشن

جماعت احمدیہ کا نفوذ ڈنمارک میں 1958ء میں ہوا۔

(Ahmadiyya Muslim Association USA1994souvenir pg79)

اوسلو (ناروے) مشن

کمال یوسف صاحب کچھ عرصہ گوٹن برگ میں مقیم رہنے کے بعد سٹاک ہالم میں منتقل ہو گئے جہاں ڈیڑھ سال تک اشاعت اسلام میں مصروف رہے بعد ازاں 28 اگست 1958ء کو آپ نے اوسلو میں اپنا مشن قائم کر لیا۔

(Welcome to ahmadiyyat the true Islam pg409)

(تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 483)

Ahmadiyya Muslim Association USA 1994ء souvenir pg80 پر ناروے میں جماعت کے مشن کے قیام کا سن 1957ء لکھا ہے۔

ٹوگو مشن

دسمبر 1960ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے مرزا لطف الرحمٰن صاحب کو ٹوگو بھیجا۔ لیکن جون 1961ء کو ان کو حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ یہاں سے نکل جائیں۔ بعد ازاں 29 دسمبر 1961ء کو قاضی مبارک احمد صاحب ٹوگو پہنچے اور جماعت کا قیام کیا۔

(ahmadipedia.org)(سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ 578)

گیمبیا مشن

1961ء میں جماعت احمدیہ گیمبیا کے مشن کی بنیاد پڑی۔ جبکہ 1921ء سے ہی یہاں جماعت کا پیغام پہنچنا شروع ہو گیا تھا۔ یہاں مشن کی کوشش کی جاتی رہی لیکن ویزہ کے مسائل اور وہاں کی مسلم کمیونٹی کی مخالفت کی وجہ سے اجازت نہ دی جاتی۔ اس دوران بعض لوکل مبلغین کو بھی یہاں تبلیغ کے لیے بھیجا گیا۔ جیسا کہ جولائی 1960ء کو مکرم احمد جبرائیل سعید صاحب گھانا سے گیمبیا پہنچے۔ آخر حکومت کی اجازت ملنے پر مولانا چوہدری محمد شریف صاحب 12 فروری 1961ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور 9 مارچ 1961ء کو گیمبیا پہنچے۔

(https://ahmadiyyatmosques.wordpress.com/gambia)

(سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ 562)

آئیوری کوسٹ مشن

یہاں جماعت کا مشن 1961ء میں قیام عمل میں آیا۔ آئیوری کوسٹ کے پہلے مبلغ مکرم قریشی مقبول صاحب تھے جو کہ 22 نومبر 1960ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور 22 جولائی 1961ء کو آئیوری کوسٹ پہنچے۔ پہلے آپ نائیجیریا پہنچے اور ویزے کے حصول کی کوشش کرتے رہے۔ اس دوران سینیگال، گیمبیا اور گھانا بھی گئے چنانچہ آخر کار گیمبیا سے آپ کو آئیوری کوسٹ کا ویزہ مل گیا۔

(سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ 574)

ٹرینیڈاڈ مشن

یہاں جماعت کا نفوذ مولانا محمد اسحاق ساقی صاحب کے ہاتھ سے 1952ء میں ہوا۔

(Ahmadiyya Muslim Association USA1994 souvenir pg62)

بقیہ صفحہ 16 پر

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 54

امدادی افعال Helping Verbs

جیسا کہ ان اردو اسباق کو باقاعدگی سے مطالعہ کرنے والے احباب جانتے ہیں کہ گزشتہ چند اسباق سے ہم ایسے الفاظ کے متعلق بات کر رہے ہیں جو فعل Verb کے ساتھ بطور مددگار فعل کے آتے ہیں اور معنوں میں تبدیلی، مزید وسعت اور امکانات پیدا کرتے ہیں۔ یہ اسلوب انگریزی زبان میں بھی ہے اور وہاں جیسا کہ ہم ساتھ ساتھ آسانی کے لئے انگریزی ترجمہ بھی دیتے ہیں اور پہلے کئی بار بیان کیا جاچکا ہے ایسے الفاظ کو Helping Verbs کہا جاتا ہے۔ آج ہم مزید ایسے الفاظ پر اور اُن کے استعمالات پر بات کریں گے۔

1۔فعل Verb میں تکرار Repetition of same or synonymous words

یعنی جب فعل کے ساتھ دوسرا فعل اسی کا مترادف Synonym یا اس کا ہم آواز Words of same accent آتا ہے۔ اس طرح معنوں میں زور emphasis پیدا کردیتا ہے۔ جیسے: دیکھ بھال کر، یہاں دیکھ کا بھی وہی مطلب ہے جو بھال کا ہے لیکن بھال ایک امدادی فعل ہے اور اکیلا کام نہیں کرسکتا۔ بعض اوقات مزید تاکید کے لئے کہا جاتا ہے: اچھی طرح دیکھ بھال لو۔ یعنی خوب تحقیق کرلو۔ Do investigation to the highest degree. اسی طرح تھکا ہارا Exhausted۔ گرتے پڑتے Hardly۔ چلنا پھرنا Any activity۔ سینا پرونا Stitching/cutting/knitting/embroidering/۔ کھانا پینا، رونا دھونا crying/ protesting/ complaining

یہاں امدادی افعال سے متعلق باب ختم ہوتا ہے۔ افعال امدادی Helping Verbs وہ افعال مرکب ہیں جو دو افعال سے مل کر بنتے ہیں۔

Basically we are studying compound verbs. First, those compound verbs that are formed when two verbs make one compound verb and the verb that is used to make a compound verb with the main verb is called helping verb. Here ends our first chapter.

دوسرا باب ایسے افعال مرکب Compound Verbs سے متعلق ہے جو افعال Verbs کو اسماء Nouns یا صفات Adjectives کے ساتھ مل کر بنتے ہیں۔ Second, those compound verbs that are formed with the help of a noun or adjective

1۔ ہندی Hindi اسم یا صفت کے ساتھ سادہ مصادر کا استعمال

Simple infinitive form of the verbs with Hindi nouns or adjectives.

جیسے: پوجا کرنا Worship برا کہنا، اچھا کہنا، دَم لینا Relax، دَم دینا Giving steam، دَم مارنا Dare, دَم توڑنا Dying، رکھوالی کرنا Guarding وغیرہ۔

2۔ فارسی اسم کے ساتھ ہندی مصادر

Hindi infinitives with Persian nouns

جیسے: دل دینا Falling in love باز آنا (کسی کام سے رک جانا)، باز رکھنا (کسی کو بزور کسی کام سے روک دینا)، دلاسا دینا (کسی کو اخلاقی، جذباتی سہارا دینا)، پیش آنا، بر آنا، بر لانا وغیرہ۔

3۔عربی اسم کے ساتھ ہندی مصدر۔ جیسے: شروع کرنا، یقین کرنا، یقین لانا، علاج کرنا، جمع ہونا۔

4۔ فارسی یا عربی صفت کے ساتھ ہندی مصادر

Hindi infinitives with Arabic and Persian adjectives

جیسے: قوی کرنا To support/ to strengthen۔ روشن کرنا، مشہور کرنا، ضعیف ہونا To become weak/old وغیرہ۔

5۔بعض اوقات ہندی اسما یا صفات میں کچھ تبدیلی کرکے نا کا اضافہ کردیتے ہیں اور یوں مصدر بن جاتا ہے۔ یعنی verb کی بنیادی شکل بن جاتی ہے جسے مختلف زمانوں اور فاعلوں کے لحاظ سے مختلف شکلوں میں ڈھال لیا جاتا ہے۔ جیسے: ساٹھ 60 سے سٹھیانا یعنی بڑھاپے میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں فرق آجانا۔ یہ لفظ طنزاً بھی کہا جاتا ہے۔ پتھر سے پتھرانا یعنی کسی چیز کا خوف، حیرت یا غم کے مارے ساکت ہوجانا۔ جیسے کھڑے کھڑے میری ٹانگیں پتھرا گئیں Stiffness۔ اس کا انتظار کرتے کرتے ماں کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ یعنی بے جان سی ہوگئیں جن میں کوئی جذبہ یا ردعمل نظر نہ آتا ہو۔ ٹھوکر سے ٹھکرانا یعنی رد کردینا انکار کردینا۔ Denying/refusing/rejecting چکر سے چکرانا۔ چکر کے اردو میں کئی مطلب ہیں جیسے سازش، خفیہ تعلق، راز اور ایک مرض Dizziness چکرانا کے معنی البتہ مختلف ہیں۔ اس کا مطلب ہے پریشان کردینا Confused۔ پھر لالچ سے للچانا، لنگڑے سے لنگڑانا، بُھن بُھن (مکھیوں کی آواز) بھنبھانا Buzz بڑبڑ سے بڑبڑانا یعنی غیر واضح گفتگو کرنا یہ ارادۃً بھی ہوتی ہے اور غیرارادی طور پر بھی ارادۃً یہ اس وقت کی جاتی ہے جب کسی پر اپنی ناگواری ظاہر کرنی ہو مگر براہ راست کہنے کا موقع یا ہمت نہ ہو۔ اور غیرارادی طور پر یہ خود کلامی یا کسی دماغی مرض کی علامت بھی ہوسکتی ہے۔ بعض اوقات سخت بیماری کی حالت میں بھی انسان کچھ غیر واضح الفاظ کہتا ہے اسے بھی بڑبڑانا کہتے ہیں مگر یہ انتہائی بے تکلفی کا انداز ہوگا۔ یعنی آپ کسی بڑے یا اجنبی کے بارے میں یہ نہیں کہ سکتے کہ وہ بخار میں بڑبڑا رہا ہے۔ اسی طرح مَن مَن سے منمنانا یعنی ڈر کے مارے بات لبوں میں ہی رہ جانا۔ باقی آئندہ۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

ہزارہا پیشگویوں کا ہو بہو پورا ہوجانا اور اُن کے پورا ہونے پر ہزارہا گواہ زندہ پائے جانا یہ کچھ تھوڑی بات نہیں ہے۔ گویا خدائے عزوجل کو دکھلا دینا ہے۔ کیا کسی زمانہ میں باستثنائے زمانہ نبویؐ کے کبھی کسی نے مشاہدہ کیا کہ ہزارہا پیشگوئیاں بیان کی گئیں اور وہ سب کی سب روز روشن کی طرح پوری ہوگئیں اور ہزارہا لوگوں نے ان کے پورے ہونے پر گواہی دی۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں جس طرح خدا تعالیٰ قریب ہوکر ظاہر ہو رہا ہے اور صدہا امورِ غیب اپنے بندہ پر کھول رہا ہے اس زمانہ کی گذشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال ملے گی۔ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے اترے گا اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا اور انکار کیا گیا اور چپ رہا لیکن وہ اب نہیں چھپائے گا اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ کبھی اُن کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں اس لئے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 7)

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

ہزارہا: ہزاروں، یعنی بہت زیادہ تعداد میں ایک انداز گفتگو ہے مراد ہے کثرت سے Thousands of/a lot of

پیشگوئیاں: کسی کام کے ہونے سے پہلے اس کی خبر دے دینا۔ جیسے موسم کی صورت حال بتانا weather forecast دنیائے مذہب میں اس سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے خبر پاکر کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کی وقت سے پہلے خبر دینا۔ جیسے حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پائی کہ 'میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'۔

ہو بہو: وہ بعینہٖ، بالکل اسی کی مانند، بالکل اسی طرح، کسی تبدیلی یا فرق کے بغیر، کسی چیز سے ایسا مشابہ کہ کچھ فرق نہ رہے، جوں کا توں، بالکل ایک سا، ایک ہی طرح، بالکل ٹھیک ٹھیک

پورا ہونا: توقعات کے مطابق نتائج ظاہر ہوجانا

عزوجل: غالب اور بزرگ (خدا تعالیٰ کی صفت کے طور پر مستعمل)

روز روشن: بالکل واضح ہوجانا

قریب ہوکر ظاہر ہونا: قرب کے مواقع کثرت سے عطا فرمانا۔ قرب کی نئی نئی راہیں کھول دیں۔

صدہا امورِ غیب: سینکڑوں باتیں جو غیر معلوم ہوں

اپنے تئیں: اپنے آپ کو

زمین بگڑ گئی: مراد ہے دنیاوی نظام درہم برہم ہوگئے۔

دل پھر گئے: دلچسپی نہ رہی

رپورٹ: عبدالنور۔ نمائندہ الفضل آن لائن آئیوری کوسٹ

افتتاح مسجد صادق

جماعت کریزوکوئے، آئیوری کوسٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ(Côte d'Ivoire) کو مورخہ 19 جون 2022ء بروز اتوار کریزوکوئے (Krezoukoé) گاؤں ریجن اومے (Oumé) میں واقع نئی تعمیر کردہ مسجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔

مختصر تاریخ

کریزوکوئے گاؤں میں جماعت احمدیہ کا قیام 2008ء میں ہوا۔ تبلیغ کے ذریعے گاؤں کی اکثریت بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوگئی نیز پہلے سے موجود ایک چھوٹی مسجد، جو کہ تعمیر کی جارہی تھی، جماعت کو دے دی۔ اس مسجد کی تکمیل کے لئے بعد ازاں کچھ مدد بھی کی گئی۔ تاہم کچھ عرصہ بعد مقامی امام جو کہ بیعت کرچکے تھے نے جماعت احمدیہ سے علیحدگی اختیار کرلی اور مسجد پر بھی قبضہ کرلیا۔ تاہم کئی ایک لوگ بفضل خدا تعالیٰ احمدیت پر قائم رہے اور لمبا عرصہ مسجد نہ ہونے کے باوجود بھی علیحدہ احمدی معلم سلسلہ کے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔ سال 2016ء میں جماعت نے گاؤں میں 2400 مربع میٹر جگہ خریدی۔ مسجد کی تعمیر کے مراحل کا آغاز 2016 میں کیا گیا تاہم اوائل 2017ء میں جماعتی جگہ میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ عبدالقیوم پاشا صاحب تھے۔ مکرم صادق احمد لطیف صاحب مبلغ سلسلہ نے اس تقریب کے انتظامات کئے۔ پروگرام سنگ بنیاد کے بعد اس مسجد کی تعمیر کا کام جاری رہا اور دوران سال ماہ جون میں اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک

تعارف مسجد

مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا اور نام کے لئے درخواست کی گئی جس پر آپ نے بطور شفقت مسجد کا نام ”مسجد صادق“ عطا فرمایا۔ اس دو(2) منزلہ مسجد کا کل رقبہ 288 مربع میٹر پر مشتمل ہے۔ گراؤنڈ فلور پر 135 مربع میٹر کا ہال برائے جماعتی پروگرامز جبکہ فرسٹ فلور پر 16 میٹر لمبا اور 18 میٹر چوڑا مسجد کا ہال برائے نماز تعمیر کیا گیا ہے۔ مسجد کی چھت پر گنبد بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ مسجد کے ساتھ ہی مینارہ نیز دوسری جانب چار واش رومز کی تعمیر بھی کی گئی ہے۔ جبکہ ملحقہ جگہ پر ایک کنواں بھی کھدوایا گیا ہے تاکہ مسجد کے غسل خانہ میں پانی کے حصول میں آسانی رہے۔ اس مسجد میں اندازاً 500 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے جبکہ مسجد کی تعمیر میں ساڑھے تیئس (23.5) ملین

فرانک سیفا سے زائد رقم خرچ ہوئی۔ مکرم صادق احمد لطیف صاحب مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ کی فیملی کی تعمیر مسجد کی خواہش و درخواست پر ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظوری عنایت فرمائی جس کے بعد اس مسجد کے کل اخراجات ان کی فیملی نے ہی ادا کئے۔ جس کا ایک خطیر حصہ ان کے ماموں مکرم سردار احمد سلطان صاحب آف لندن نے ادا کیا۔ اس مسجد کی تعمیر میں وقتاً فوقتاً کئی مبلغین کرام کو خدمت کی توفیق ملی جن میں خود مکرم صادق احمد لطیف صاحب کے علاوہ مکرم منصور احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم لقمان فرید احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مبشر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نیز وقاص احمد صاحب انجینیر بھی شامل ہیں۔

تقریب افتتاح مسجد

مورخہ 19 جون 2022ء کو جماعت آئیوری کوسٹ کو مسجد کی تقریب افتتاح پروگرام کی سعادت نصیب ہوئی۔ پروگرام کے انتظامات موجودہ ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم مبشر احمد صاحب نے کئے نیز کونے کریم صاحب معلم سلسلہ نے قرب و جوار میں موجود دیگر مکتبہ فکر کے آئمہ، سرکاری وغیر سرکاری عہدیداران نیز مقامی عوام کو دعوت دی۔ مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ مرکزی قافلہ کے ہمراہ پروگرام میں شرکت کے لئے ایک روز قبل ہی تشریف لے آئے۔ چنانچہ افتتاح کے دن کا آغاز باقاعدہ باجماعت نماز تہجد کے ذریعے کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد مکرم جیالو صدیق صاحب نے درس بعنوان ”الٰہی جماعتوں کی تائید اور مختلف رونما ہونے والے واقعات“ پر دیا۔ ناشتہ کے بعد مکرم امیر صاحب نے مسجد کے کام کا جائزہ لیا۔ ساڑھے دس بجے امیر صاحب نے مع گاؤں کے شیف کے مسجد کی تختی کشائی کی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد ریجنل مبلغ سلسلہ نے مقامی روایات کے مطابق مہمان کرام کو استقبالی کلمات پیش کئے۔ بعد ازاں عبدالرحمان وترا صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف پیش

کیا گیا۔ نیشنل صدر انصار اللہ، نیشنل نائب صدر خدام الاحمدیہ، نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ نے بھی اظہار خیال کیا۔ بعد ازاں گاؤں کے چیف صاحب، مختلف غیر از جماعت مقامی آئمہ، مقامی چرچ کے پادری صاحب اور دیگر مہمانان سمیت کل 14 افراد نے اپنے اپنے مختصر خطاب میں مسجد و جماعت کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس پروگرام کی اختتامی تقریر مکرم امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ عبدالقیوم پاشا صاحب نے بعنوان تعمیر مساجد کی اہمیت کی نیز مسجد کے لئے عطیہ کرنے والی فیملی کا بھی خاص شکریہ ادا کیا کہ اس کار خیر کی انہیں سعادت نصیب ہوئی۔ دعا اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا بعد ازاں شاملین کو طعام پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں شاملین کی کل تعداد 788 رہی۔ الحمد للہ علی ذلک

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والی فیملی کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا کرے نیز انہیں دین و دنیا کے اعلیٰ حسنات سے نوازے۔ اس مسجد کی تعمیر کے مراحل کی خدمت حاصل کرنے والے مبلغین کرام نیز دیگر افراد کو بھی اجر عظیم عطا کرے نیز مقامی افراد کو مساجد کی تعمیر کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تقویٰ کے ساتھ مسجد کو آباد رکھنے کی توفیق عطا کرے اور جماعت آئیوری کوسٹ کو بھی ترقیات سے نوازے۔ آمین

دعا کا تحفہ

حواریانِ مسیح کی ایک دعا

حواریان مسیح کے اصرار پر کہ ہم پر مائدہ آسمانی نازل ہو اور رزق میں فراخی عطا ہو حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ دعا کی جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مائدہ تو عطا کروں گا لیکن اس کی ناشکری کرنے والوں کو سخت عبرتناک سزا دوں گا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوۡنُ لَـنَا عِيۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنۡكَ‌ۚ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾

(المائدہ:115)

اے اللہ، اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں سے بھرا ہوا) طشت اتار جو ہم (مسیحیوں) میں سے پہلے حصہ کے لئے بھی عید (کا موجب) ہو اور آخری حصہ کے لئے بھی عید (کا موجب) ہو اور تیری طرف سے ایک نشان (ہو) اور تو (اپنے پاس سے) ہم کو رزق دے اور تو رزق دینے والوں میں سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 24)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

بشارت اللہ

ہم نے کی لانگ رائیڈ

اس ہفتے میں ایک چھٹی آرہی تھی تو عموماً ایسی چھٹیوں میں ہم لمبے سائیکل سفر کا پروگرام بنا لیتے ہیں۔ یہ سائیکلنگ کا شوق بھی ہمیں ربوہ میں آکر لاحق ہوا ہے۔ اس آنے والی ممکنہ چھٹی کے لئے بھی ہم نے ایک سائیکل سفر کا منصوبہ باندھنا شروع کر دیا۔ ہمارا ارادہ 50 کلومیٹر کی رائیڈ کا تھا اور وقت کا اندازہ ہم نے چار گھنٹے لگایا۔ سائیکل سفر کے لئے روٹ بھی ذہن میں واضح تھا۔ ربوہ کے اطراف دو مین روڈ ہیں۔ ایک سرگودھا روڈ جس پر بہشتی مقبرہ واقع ہے۔ اور دوسرا ساہیوال روڈ جو بیت الاقصیٰ کی بیک سائڈ پر ہے۔ تو ہمارا پلان یہ تھا کہ سرگودھا روڈ پر لالیاں تک رائیڈ کریں گے جو 14 کلومیٹر کا فاصلہ بنتا ہے۔ اور لالیاں سے جھنگ روڈ کی طرف مڑ جائیں گے اور ساہیوال روڈ پر ترکھانوالہ چوک کو شرف ملاقات بخشتے ہوئے سیدھے ربوہ پہنچ جائیں گے۔ اب یہ اتنا سیدھا اور واضح روٹ تھا کہ اس کے لئے گوگل میپ استعمال کرنا ہمیں صریح انسانی عقل کی توہین محسوس ہوئی اور ہم نے فیصلہ کیا کہ کم از کم آج کے دن ہم گوگل میپ کو موبائل فون کی آخری تہہ میں سلائیں گے۔ آخر ہم کوئی گوگل میپ کے غلام ہیں کہ اس کے بغیر چل ہی نہیں سکتے۔

صبح ساڑھے آٹھ بجے رختِ سفر باندھا، اپنی واحد شریک سفر چانا سائیکل کے کیریئر پر پانی کی بوتل اور ایک چھوٹا تولیہ فٹ کیا، رائڈنگ کی ایپ اوپن کی اور اسٹارٹ کا بٹن دبا کر سائیکل سفر شروع کیا۔ لالیاں سے کچھ پہلے سڑک کے کنارے ایک بادام گھوٹا والے باباجی کا ڈیرہ تھا۔ سوچا ان کے درشن کرتے جائیں۔ پانی کی بوتل نکالی اور خالی کر کے اس میں بادام گھوٹا بھروالیا۔ کچھ ہی دیر میں لالیاں پہنچ گئے۔ منصوبے کے عین مطابق لالیاں سے جھنگ روڈ پر مڑے اور اردگرد کے سرسبز کھیتوں اور دیہاتی نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے آہستہ رفتار سے سائیکلنگ جاری رکھی۔ راستے میں ایک جگہ تھکن اور پیاس محسوس ہوئی تو بادام گھوٹا کی بوتل نوش فرمائی۔ اور آخر کار ساہیوال روڈ کو ترکھانوالہ چوک پر کامیابی سے ہٹ کر لیا۔ ہمارے منصوبے کے یہ دو مراحل اللہ کے فضل سے بخیر و خوبی اور عافیت سے طے ہو گئے۔

ہماری اس ترکھانوالہ چوک سے یہ پہلی ملاقات تھی اس لئے ذرا دیر کو رکے اور ایک گلاس گنے کا رس نوش جاں کیا۔ اب ذرا جائزہ لیا کہ آگے کس طرف کو جانا ہے۔ یہاں سے ایک سڑک تقریباً اسی سمت کو واپس جارہی تھی جس طرف سے ہم آئے تھے۔ ہم نے اپنی عقل شریف کا استعمال کیا اور سوچا کہ یہ تو لالیاں کی طرف ہی جا رہی ہوگی۔ لہٰذا ہم دوسری سڑک پر ہو گئے اور چلتے چلے گئے۔ کچھ آگے جا کر ہم نے موبائل فون نکال کر وقت دیکھا تو بارہ بج کر پینتالیس منٹ ہو رہے تھے۔ پہلا خیال دل میں یہ گزرا کہ اب تھوڑا سا گھبرا لینا چاہئے کہ سوا ایک بجے تو محلے کی بیت الذکر میں ظہر کی نماز کا وقت ہے کہیں جماعت نہ نکل جائے۔ ہم تو یہ پلان کر کے نکلے تھے کہ یہ پورا سائیکل سفر بارہ بجے تک ختم کر کے ربوہ پہنچ چکے ہوں گے۔ ہمیں لگا کہ ہم کچھ زیادہ ہی آہستہ چل رہے ہیں۔ اگر رفتار کچھ تیز کریں تو امید ہے کہ بروقت ربوہ پہنچ کر نماز باجماعت میں شامل ہو جائیں۔ اب ہم نے رفتار بڑھائی اور ارادہ تھا کہ پندرہ بیس منٹ تک ربوہ پہنچ جائیں گے۔

لیکن جیسا کہ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ میں نے خدا کو اپنے ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا۔ تو ہم اس بات سے بے خبر تھے کہ آنے والے لمحات میں ہمارے تو ارادوں کے حروف تہجی بھی بری طرح سے ٹوٹنے والے ہیں۔ ہوا یہ کہ رفتار تیز پر تیز کرتے گئے لیکن ربوہ کے دور دور تک کوئی آثار نظر نہ آئیں۔ ہم پریشان کہ ہمارے اندازے کے مطابق تو ترکھانوالہ چوک سے بیس کلومیٹر ہی ربوہ ہے تو یہ بیس کلومیٹر ختم ہونے کا نام کیوں نہیں لے رہے۔ کچھ مزید آگے چلے تو یک بہت بڑا بازار آیا۔ اب ہمارا ماتھا ٹھنکا کہ اتنا بڑا بازار تو ربوہ میں بھی کوئی نہیں کجا یہ کہ ربوہ کے مضافات میں ہو۔ کہیں کچھ غلط تو نہیں ہو گیا۔ وقت دیکھا تو تین بج رہے تھے۔ خیر سب سے پہلے تو وہاں ایک ہوٹل میں کھانے کے لئے چلے گئے کہ اب بھوک لگنا شروع ہو گئی تھی۔ کھانے کے بعد ہوٹل والے صاحب سے ہی پوچھا کہ بھائی یہ سڑک سیدھی ربوہ ہی جاتی ہے نا؟ تو انہوں نے بتایا کہ جی جناب سیدھی ربوہ ہی جاتی ہے لیکن اس طرف کو نہیں بلکہ مخالف سمت کو جس طرف سے آپ آرہے ہیں۔ یہ سن کر ہمارے تو ہوش ٹھکانے آگئے۔ اب گوگل میپ کی یاد آئی۔ شرمندہ شرمندہ سے ہو کر میپ کھولا تو پتہ لگا کہ ربوہ یہاں سے 51 کلومیٹر ہے۔ اب ہمارے ٹھکانے پر آئے ہوئے ہوش پھر سے اُڑ گئے کہ صبح ساڑھے آٹھ بجے کے نکلے ہوئے ہیں اور اب سوا تین بج رہے ہیں اور ابھی بھی ربوہ اکیاون کلومیٹر ہے۔ اب یہ منکشف ہوا کہ ترکھانوالہ چوک سے ہی ہم غلط سمت کو سفر کرتے رہے ہیں اور تیس کلومیٹر غلط سمت میں سفر کر چکے تھے۔ اور اب یہی تیس کلومیٹر کا سفر واپس بھی طے کرنا تھا پھر اس جگہ پہنچے جہاں سے غلطی ہوئی تھی۔ خیر مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق سائیکل اٹھائی اور واپس چل پڑے۔ لیکن ابھی تو اس سائیکلنگ کے عشق کے مزید امتحان باقی تھے۔

تقریباً کوئی پچیس کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کیا تھا کہ ایک ٹریجڈی ہوگئی۔ راستے میں ایک چھوٹا سا پل آیا جو اس قدر خستہ حالت میں تھا اس پر سے سائیکل اور موٹر سائیکل تو گزر سکتی تھی لیکن کار نہیں۔ اب ہوا یہ کہ ہم اس پل پر سے گزرنے لگے اور جب پل پار کر لیا تو سامنے سے ایک کار آرہی تھی۔ ان کار والے صاحب کو پل کے عین قریب پہنچ کر اندازہ ہوا کہ اس پل سے کار نہیں گزر سکے گی۔ لہٰذا انہوں نے اچانک بریک لگا دی۔ خیر ہمیں کیا۔ ہم تو سائڈ سے آرہے تھے۔ لیکن اس کار کے پیچھے ایک موٹر سائیکل آرہی تھی۔ موٹر سائیکل والے صاحب نے جب اپنے آگے کار کو اچانک رکتے دیکھا تو وہ کار کی اس سائڈ پر ہو گئے جس طرف سے ہم آرہے تھے۔ ہم دونوں نے بریک لگائے لیکن رکتے رکتے بھی ان کی بائیک اور ہماری سائیکل کے اگلے ٹائر اس گرمجوشی سے بغل گیر ہو گئے جیسے دو بچھڑے دوست عرصہ دراز کے بعد ملے ہوں۔ سائیکل کا اگلا پہیہ کچھ زیادہ ہی نازک مزاج ثابت ہوا اور شدت جذبات سے دہرا ہو گیا۔ اللہ کا بڑا فضل ہوا کہ رفتار دونوں کی ہلکی تھی لہٰذا ہم دونوں کی تو بچت ہو گئی لیکن سائیکل اب مزید سفر کے قابل نہ رہی تھی۔ موٹر سائیکل والے صاحب بھی رک گئے اور ان کے چہرے پر شرمندگی کے آثار تھے۔ وہ چہرے پر عجیب تاثرات لئے ہماری سائیکل کو دیکھے جا رہے تھے۔ ہم نے سوچا ہمارے ساتھ تو جو ہوا سو ہوا ان کی مشکل ہی آسان کر دیں۔ اور ان سے عرض کیا کہ آپ کے اس طرح دیکھنے سے سائیکل کی شفایابی کے کوئی امکان نہیں اس لئے آپ تشریف لے چلئے اپنے وقت کا حرج کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس وقت شام کے چھ بج رہے تھے۔ اب سائیکل کو ایک طرف کھڑا کر کے سوچنے لگے کہ ''ہُن کی کریئے''۔ یہاں کوئی زیادہ آبادی بھی نہ تھی بس ایک طرف دو چار کچے مکان بنے ہوئے تھے۔ اب ہمیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آگے کیا ہوگا۔ کیونکہ یہ علاقہ ایسا تھا کہ یہاں سے کوئی رکشہ بھی ملنے کا امکان نہیں تھا۔ اگر بفرض محال رکشہ مل بھی جاتا تو اس پر ہم ہی بیٹھ سکتے تھے سائیکل کا کیا کرتے۔ مزید پریشانی یہ کہ مغرب کا وقت قریب ہے اور ربوہ پہنچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا کہ ربوہ یہاں سے بھی کوئی پچیس کلومیٹر تھا۔

اب اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے رب العالمین ہماری جس معصیت کا یہ وبال ہم پر پڑا ہے اس کی تجھ سے صدق دل سے معافی طلب کرتے ہیں۔ اب تو ہی کوئی راستہ نکال کہ اس سنسان جگہ اور آبادی سے دور شام کے وقت ہمارا کوئی بھی سہارا نہیں۔ یہ دعا کرتے ہوئے ایک طرف رومال زمین پر بچھایا اور اس پر بیٹھ گئے کہ بہت تھک چکے تھے۔ سورج دھیرے دھیرے مغرب میں چھپتا جا رہا تھا اور ہماری بے چینی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ کافی دیر اس پریشانی میں وہاں بیٹھے رہے آخر رب العالمین کو ہمارے حال پر رحم آیا اور کچھ دیر کے بعد وہاں سے ایک ٹریکٹر ٹرالی گزری۔ ہاتھ سے سائیکل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے درخواست کی کہ اس سائیکل سمیت ہمیں کہیں آگے پہنچا دے۔ اس نیک دل انسان نے ہمیں سائیکل سمیت ترکھانوالہ چوک پر پہنچا دیا۔ وہاں ایک سائیکل مرمت کی دکان کھلی تھی ان کو سائیکل مرمت کے لئے دی۔ انہوں نے کہا کہ اب تو دکان بند کرنے کا وقت ہے۔ کل ہی ٹھیک ہو سکے گی۔ ہم نے سائیکل تو پھر ان کے حوالے کی اور خود رکشہ میں بیٹھ کر لالیاں پہنچے اور لالیاں سے دوسرے رکشہ پر ربوہ آگئے۔ یوں لوٹ کے بدھو صبح ساڑھے آٹھ بجے کے نکلے ہوئے رات ساڑھے آٹھ بجے گھر پہنچے۔ رائیڈنگ کی ایپ اوپن کی تو پتہ لگا کہ صبح کے نکلے ہوئے اب تک کل 120 کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر چکے ہیں اور کل وقت گیارہ گھنٹے سے زائد خرچ ہوا۔ یوں ہمارا چار گھنٹوں میں پچاس کلومیٹر کی رائیڈ کا ارادہ گیارہ گھنٹوں میں 120 کلومیٹر کی صورت پورا ہوا۔

مسجد اقصیٰ، ربوہ کی ایک قدیم تصویر

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 9/ جولائی 2022ء بروز ہفتہ۔ 12بجے دوپہر اسلام آباد ٹلفورڈ میں ایک نماز جنازہ اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

***مکرمہ سعیدہ رفعت منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد ملک صاحب (سکنتھورپ۔یوکے)**

7/ جولائی 2022 کو 93 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم محمد حسن احمدی صاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی کنٹرولر ملٹری اکاؤنٹس لاہور کی بیٹی تھیں، جنہوں نے 17سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صدقہ وخیرات کرنے والی، خلافت کے ساتھ عقیدت کا تعلق رکھنے والی ایک نیک فطرت خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرمہ شاہدہ ارشد صاحبہ اہلیہ مکرم ارشد محمود گوندل صاحب (وینکوور۔کینیڈا)

9/ نومبر 2021 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم میاں نذیر احمد صاحب (آرکیٹیکٹ وانجینئر) کی چھوٹی بیٹی تھیں۔ جنہوں نے 20 سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ آپ نے مسجد اقصیٰ ربوہ اور دارالذکر لاہور کی مساجد کی تعمیر اور ڈیزائنگ وغیرہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی کا تعلق تھا۔ قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ اپنے بچوں کے علاوہ دیگر بے شمار بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم شیخ ریاض محمود صاحب (سابق نائب امیر لاہور) کی نسبتی ہمشیرہ تھیں۔

2۔ مکرمہ صادقہ محبوب صاحبہ اہلیہ مکرم محبوب احمد صاحب مرحوم (نیلا گنبد لاہور۔حال کینیڈا)

8/ مئی 2022 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت منشی محبوب عالم صاحب رضی اللہ عنہ (آف نیلا گنبد راجپوت سائیکل ورکس) کی پوتی تھیں۔ بیس سال سے کینیڈا میں مقیم تھیں۔ قرآن کریم سے عشق تھا۔ پاکستان اور کینیڈا میں بے شمار بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، ایک نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ نے لجنہ کے مختلف شعبوں میں بطور معاونہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

3۔ مکرمہ شاہدہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرام خان صاحب مرحوم (کینیڈا۔حال ربوہ)

7/ مارچ 2022 کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ مرحومہ بیس سال سے کینیڈا میں مقیم تھیں۔ اپنی علالت کے باعث پاکستان گئیں اور وہیں اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ مرحومہ کو دارالصدر ربوہ میں واقع اپنا گھر صدر انجمن احمدیہ کے نام ھبہ کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صدقہ وخیرات کرنے والی بڑی نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ مرحومہ نے لمبا عرصہ مانٹریال میں بطور سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری تبلیغ لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

4۔ مکرم پروفیسر کرامت اللہ راجپوت صاحب ابن مکرم چوہدری عظمت اللہ راجپوت صاحب (کینیڈا)

30/ مارچ 2022 کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت میاں جان محمد ہیلانی صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے، حضرت میاں عبدالعزیز صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے اور حضرت حافظ ملک مشتاق احمد صاحب پشاوری رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ آپ نے کراچی میں سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد، ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک، ہر دلعزیز اور نافع الناس وجود تھے۔ آپ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ آپ کی شاعری میں جماعت اور خلافت سے محبت نمایاں طور پر جھلکتی تھی۔ آپ کو 1991 کے جلسہ سالانہ قادیان پر مشاعرہ کی صدارت کا اعزاز بھی حاصل ہوا اور جلسہ کے دوسرے روز آپ کو اپنی مشہور غزل ''تجدید عہد'' ترنم کے ساتھ سنانے کا موقع ملا۔ قادیان کی محبت میں کہی گئی آپ کی ایک نظم ''وہ قادیاں کی رونقیں! وہ کُو بکُو محبتیں!'' تو زبان زدِ خاص و عام ہے اور اسی نظم سے آپ کو شہرت حاصل ہوئی تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

5۔ مکرم خواجہ نعیم الدین قمر صاحب ابن مکرم مولانا خواجہ قمر الدین صاحب (ربوہ)

26/ جون 2022 کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ مرحوم ربوہ کے پہلے مکینوں میں سے تھے۔ ذہنی طور پر کمزور تھے مگر بڑے سادہ اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ مرحوم کا خلافت کے ساتھ خاص پیار کا تعلق تھا جس کا اظہار وہ مختلف موقعوں پر کیا کرتے تھے۔

6۔ مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ (قادیان)

23/ مارچ 2022 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے 2010 میں قادیان آکر بیعت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صدقہ وخیرات کرنے والی، خوش مزاج اور اعلیٰ اخلاق کی مالک ایک نیک خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن مرحومین کے جملہ لواحقین سے تعزیت کرتا ہے

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 16؍ جولائی 2022ء بروز ہفتہ۔ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم عبد الباسط بھٹی صاحب ابن مکرم عبد العزیز بھٹی صاحب (یوکے)

11؍ جولائی 2022ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا مکرم شہاب الدین صاحب اور والد مکرم عبد العزیز بھٹی صاحب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قادیان جاکر بیعت کی توفیق ملی۔ مرحوم ابتدائی زندگی سے ہی جماعت کی خدمت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ دو مرتبہ قائد خدام الاحمدیہ میر پور خاص رہے۔ 1974ء کے حالات میں وہاں کے امیر جماعت محترم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صدیقی صاحب مرحوم کے ساتھ خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ پھر جب کام کے سلسلہ میں کراچی منتقل ہوئے تو وہاں ماڈل کالونی میں اور بعد ازاں جرمنی میں بھی مختلف عہدوں پر خدمت بجالاتے رہے۔ یوکے آنے کے بعد آپ کو بطور نائب ناظم سپلائی جلسہ سالانہ خدمت کی توفیق ملی۔ 2013ء میں جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کے دوران حدیقۃ المہدی میں آپ کو سٹروک ہوا اور اس کے بعد سے آخر وقت تک بیماری کا بڑے صبر و ہمت سے مقابلہ کرتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، دُعا گو، انتہائی شریف النفس، بہت منکسر المزاج، سب سے پیار کرنے والے، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ مرحوم مکرم عبد القدوس عارف صاحب (صدر خدام الاحمدیہ یوکے) کے خُسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم نعیم احمد شاہد صاحب (سابق صدر جماعت میلبورن ویسٹ۔ آسٹریلیا)

23؍ مئی 2022ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت شیخ اصغر علی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مہتاب جان بیگم صاحبہ رضی اللہ عنھا کے پوتے تھے۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم کے بعد کراچی میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور پھر پاکستان سٹیل مل میں ملازمت اختیار کی جہاں حلقہ سٹیل ٹاؤن کراچی میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 2014ء میں آسٹریلیا منتقل ہونے کے بعد میلبورن ویسٹ جماعت میں بھی متعدد عہدوں پر کام کے علاوہ صدر جماعت کی حیثیت سے بھی خدمت بجالاتے رہے۔ میلبورن جماعت کا پہلا نماز سنٹر بھی مرحوم کی کوششوں سے قائم اور آباد ہوا۔ بہت ملنسار، خوش گفتار، مہمان نواز اور اعلیٰ اخلاق کے حامل ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے وابستگی اور اطاعت بے مثال تھی۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنے تمام چندے اول وقت میں ادا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ عزیزوں او رشتہ داروں کے علاوہ غریبوں اور یتیموں سے بہت حسن سلوک کا برتاؤ کرتے تھے۔ مرکزی مہمانوں اور مربیان اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم منصور نعیم صاحب (مربی سلسلہ) آجکل طاہر فاؤنڈیشن ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2- مکرم محمد صدیق صاحب ابن مکرم فضل احمد صاحب (سابق امیر جماعت بشیر آباد سندھ حال ربوہ)

15؍ جون 2022ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے پڑنانا حضرت میاں امام دین صاحب رضی اللہ عنہ (آف پیر کوٹ ثانی)، آپ کے دادا حضرت میاں محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ (آف مانگٹ اونچا) اور آپ کے نانا حضرت میاں پیر محمد صاحب رضی اللہ عنہ (آف پیر کوٹ) کے ذریعہ آئی جنہیں 1896ء میں ایک وفد کی صورت میں قادیان جاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ہی روز دستی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ مرحوم پنجاب یونیورسٹی سے عربی میں ایم اے اور سندھ یونیورسٹی سے بی ٹی اور Mathematics میں ایک سپیشل سرٹیفکیٹ کورس کرنے کے بعد کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ میں پڑھاتے رہے۔ پھر آپ کا تقرر تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد سٹیٹ میں بطور ہیڈ ماسٹر ہوا اور چند سال بعد 1966ء میں آپ کو ایک دوسرے جماعتی ادارہ تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد سندھ کا پہلا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا۔ جہاں سکول کے نیشنلائز ہونے کے بعد بھی آپ لمبا عرصہ ہیڈ ماسٹر رہے۔ مرحوم نے حیدر آباد میں مختلف جماعتی وتنظیمی عہدوں کے علاوہ قائد ضلع خدام الاحمدیہ، زعیم اعلیٰ انصار اللہ اور امیر جماعت بشیر آباد سندھ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، بہت سادہ، نفاست پسند، گہرا علمی ذوق رکھنے والے، حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا بکثرت مطالعہ کرنے والے، خلافت کے شیدائی، ایک متوکل علی اللہ، نیک، مخلص اور بے لوث خادم سلسلہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے تین بیٹے واقف زندگی ہیں۔ دو بیٹے مکرم محمد عثمان شاہد صاحب اور مکرم محمد لقمان صاحب مربی سلسلہ ہیں جبکہ تیسرے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب غانا میں بطور ڈاکٹر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

3- مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب مرحوم (سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ)

20؍ جون 2022ء کو 98 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں فضل محمد صاحب رضی اللہ عنہ (ہرسیاں والے) کی بیٹی تھیں۔ آپ نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ساتھ ایک واقفہ زندگی کی طرح وقت گزارا اور انتہائی نامساعد حالات کے باوجود بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ ربوہ میں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم بھی پڑھایا کرتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی اور عشق تھا۔ خدمت دین کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور یہی جذبہ اپنی اولاد میں بھی پیدا کیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد، مہمان نواز، بہت ہر دلعزیز، ایک نیک مخلص باوفا بزرگ خاتون تھیں۔ کافی عرصہ سے اپنے بچوں کے پاس امریکہ میں رہائش پذیر تھیں۔ آپ کے اندر بہت تڑپ تھی کہ لوگ احمدیت کو قبول کریں۔ آخری سالوں میں گورنمنٹ کی طرف سے جو عورتیں آپ کی دیکھ بھال کے لئے آتیں ان کو تبلیغ کرتی تھیں۔ کبھی کبھی ان سے کوئی دینی مضمون بھی پڑھواتیں۔ پھر بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھاتیں اور بتاتیں کہ دیکھو یہ مسیح موعود ہیں جو آ گئے ہیں۔ چندوں کی ادائیگی کی بھی فکر رہتی تھی اور باقاعدگی کے ساتھ اس کا التزام کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور ایک بیٹی اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم وسیم احمد ظفر صاحب (مربی سلسلہ) آجکل برازیل میں نیشنل پریذیڈنٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم محمد اسلم خالد صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یوکے) کی خالہ تھیں۔

4- مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام احمد خان صاحب (گجرات۔ حال ربوہ)

18؍ جون 2022ء کو 97 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت شیخ عبد الغفور صاحب رضی اللہ عنہ (آف گجرات) کی سب سے بڑی بیٹی، حضرت شیخ رحیم بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی، حضرت شیخ الٰہی بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور حضرت لیفٹیننٹ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب رضی اللہ عنہ (آف مردان) کی نواسی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب مؤرخہ 16/ جولائی 2022ء...... از صفحہ 13

قرآن کریم کی پابند، صابرہ وشاکرہ، اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے والی، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والی، اپنوں اور غیروں کے کام آنے والی، ایک نیک، دیندار اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے صدر لجنہ ضلع مردان اور صدر لجنہ گجرات کے علاوہ مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ مردان میں جب تدریس کے شعبہ سے منسلک تھیں تو سکول میں سیرت النبی ﷺ کے جلسے بھی کرواتی رہیں۔ ربوہ میں کچھ عرصہ اپنے حلقہ کی سیکرٹری تعلیم وتربیت کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نے کئی بچیوں کو یسّرنا القرآن کے علاوہ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ بھی پڑھایا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

5- مکرمہ انور سلطانہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالحفیظ خان صاحب (امریکہ)

2/ جولائی 2022 کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم سے عشق کرنے والی اور اپنے پرائے سب سے محبت و پیار کا سلوک کرنے والی ایک بہت نیک سیرت خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

6- مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب (جرمنی)

27/ جون 2022 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ بچپن سے ہی جماعتی خدمت کی طرف راغب تھے۔ وفات کے وقت اپنی جماعت میں جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔ شعبہ تبلیغ جرمنی سے بھی لمبا عرصہ منسلک رہے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، مہمان نواز، غریب پرور اور خلافت سے اطاعت اور محبت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے شامل ہیں۔

7- مکرمہ بشریٰ قرق صاحبہ (سیریا)

گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ ساری عمر مخالفِ احمدیت خاوند کے ساتھ مشکل زندگی گزاری جو انہیں احمدیت کی وجہ سے بہت اذیت دیتا اور کہتا تھا کہ تمہارے گھر والے کافر ہیں لیکن آپ ہمیشہ جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سے بڑی محبت اور اخلاص و وفا کا اظہار کرتی رہیں۔ ان کے خاوند نے ان پر احمدیت چھوڑنے کیلئے بہت دباؤ ڈالا لیکن آپ آخر دم تک احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ آپ بتاتی تھیں کہ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سیریا تشریف لائے تھے تو آپ نے حضورؓ سے ملاقات کی تھی اور حضورؓ نے انہیں ایک رومال تحفہ میں دیا تھا۔

8- عزیزم رافع احمد باجوہ ابن مکرم سلیم احمد باجوہ صاحب (کراچی)

24/ جون 2022 کو 10 سال کی عمر میں ایک حادثہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ عزیز اپنے کزن کے ساتھ باہر گراؤنڈ میں کرکٹ کھیلنے گیا تھا۔ گراؤنڈ کے ساتھ ہی ایک ہائی وے گزرتی ہے۔ گیند ہائی وے پر چلی گئی تو وہ اسے پکڑنے پیچھے گیا کہ اتنے میں ایک تیز رفتار گاڑی نے اسے بری طرح کچل دیا جس سے یہ موقع پر ہی وفات پا گیا۔ عزیز بہت نیک اور فرمانبردار بچہ تھا۔ پانچویں جماعت کا طالب علم تھا اور حال ہی میں اپنی کلاس میں فرسٹ آیا تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن مرحومین کے جملہ لواحقین سے تعزیت کرتا ہے

اعلان نکاح

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 23/ جولائی 2022ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

*عزیزہ ساحرہ لقمان بنت مکرم لقمان احمد کشور صاحب (انچارج وقفِ نو مرکزیہ لندن)
ہمراہ عزیزم فاران احمد باجوہ (واقفِ نو) ابن مکرم عامر رضا باجوہ صاحب (جرمنی)

*عزیزہ ماہ نور احمد بنت مکرم منصور احمد صاحب (کرائیڈن۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم منیب احمد (واقفِ نو) ابن مکرم مبارک احمد صاحب (لندن۔ یوکے)

*عزیزہ مصباح بشارت (واقفۂ نو) بنت مکرم بشارت احمد صاحب (لندن۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم عبدالفاطر چوہدری ابن مکرم عبدالجبار چوہدری صاحب (لندن۔ یوکے)

*عزیزہ طوبیٰ ندیم بنت مکرم ندیم عالم صاحب (لندن۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم شہروز محمود ابن مکرم فضل محمود ثاقب صاحب (کرائیڈن۔ یوکے)

*عزیزہ ماہا خان بنت مکرم حبیب اللہ خان صاحب (لندن۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم اسماعیل احمد ابن مکرم ناصر احمد صاحب (امریکہ)

(ادارہ الفضل آن لائن کی طرف سے جملہ نکاحوں کے لواحقین کو مبارکباد پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک کرے)

حمید الدین خوشنویس

ڈاکٹر طاہر اشفاق مرحوم

احمدیت کے شیدائی

پہلے ہرنائی میں تھے اور پھر 1960ء میں کراچی آ بسنے والے مرحوم کے والد محترم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب کو الٰہی تائید و نصرت اور نور بصیرت و فراست سے 1971ء میں ایک ایسی جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی جس کے بانی کو اللہ تعالیٰ نے دین حق کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا اور اسے یہ وعدہ دیا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ اور پھر ڈاکٹر صاحب کی ایسی کایا پلٹی کہ اپنے آقا و مربی کے مشن کو تندہی کے ساتھ آگے بڑھانے میں اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ دعوت الی اللہ کا آپ کو جنون کی حد تک شوق تھا اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ آپ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے اور دلائل قاطعہ کے ساتھ مدمقابل کو لاجواب کر دیتے اور مخالفین انگشت بدنداں ہو کر راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے۔ آپ انتہاء درجہ کے دلیر اور نڈر تھے۔ کہا کرتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے نور احمدیت سے منور ہونے کی توفیق عطا فرمائی تو مخالف مولوی جتھوں کی صورت میں ہمارے گھر کا گھیراؤ کر لیتے اور نعرہ بازی کرتے۔ جب میں نہتا گھر سے باہر نکلتا تو وہ تتر بتر ہو جاتے اور انہیں مجھ سے آنکھ تک ملانے کی جرأت نہ ہوتی اور پسپائی میں ہی اپنی عافیت جانتے۔ پیشتر ازیں آپ کے زیر مطالعہ زیادہ تر جماعت اسلامی کا لٹریچر رہا کرتا تھا۔

سترہ اٹھارہ سال آپ نے پاکستان مشین ٹول فیکٹری میں ملازمت کی۔ قبول احمدیت کی وجہ سے مخالفت شروع ہو جانے پر ملازمت کو خیر باد کہنا پڑا۔ آپ ایک ماہر اور بلند پایا ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی تھے اور اسی کی پریکٹس کرتے رہے۔ اکاؤنٹس کے بھی ماہر تھے روزانہ احمدیہ ہال کراچی میں جا کر اعزازی طور پر خدمت سلسلہ بجا لاتے رہے۔ 13 اکتوبر 2006ء کو احمدیہ ہال سے موٹر سائیکل پر گھر جاتے ہوئے روڈ ایکسیڈنٹ میں یہ بے لوث خادم سلسلہ اس جہان فانی سے راہیٔ ملک عدم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بے انتہاء پیار کا سلوک کرتے ہوئے ان کے درجات بہت بلند فرمائے۔ آمین

دنیا میں آنکھ کھولنے والا ہر بچہ سعید فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پہلی تربیت گاہ اس کی ماں کی گود ہوا کرتی ہے۔ جوں جوں بڑا ہوتا جاتا ہے توں توں اس کا حلقہ احباب اور میل جول وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے اور ماحول اس پر اثرانداز ہونا شروع ہو جاتا ہے اور زمانے کے حالات و واقعات اور نشیب و فراز اس کی ذہنی سمتوں کو استوار اور متعین کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ نیک صحبت اسے نیکی کا پیکر و خوگر اور دیندار بناتی ہے اور بد صحبت اسے دین سے دور اور شیطان کی گود میں دھکیل دیتی ہے۔

25 جولائی 1964ء کو کراچی میں ایک سعید فطرت بچے نے محترم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب کے ہاں جنم لیا اس وقت تک ان کے والد محترم سلسلہ حقہ احمدیہ سے منسلک نہ تھے۔ آپ نے اس بچہ کا نام طاہر احمد رکھا جو اسم با مسمیٰ ثابت ہوا۔ اس نے بنفس نفیس احمدیت میں شمولیت اختیار کی اور سلسلہ کی اقدار کو کامل طور پر کماحقہ اپنے اوپر حاوی کر لیا اور بعد میں آنے کے باوجود کئی پہلوں پر سبقت لے گئے۔ آپ کی جماعتی وابستگی کو دیکھتے ہوئے بعض کو یہ کہتے ہوئے کہ طاہر جرمنی جا کر زیادہ ہی جماعتی بن گیا ہے میرے گناہ گار کانوں نے بارہا خود سنا۔ انہوں نے ماسٹر تک تعلیم حاصل کر کے کراچی میں معروف خبر رساں ایجنسی رائٹرز میں ملازمت کا آغاز کیا۔

باوجودیکہ مزید بہتر آفرز ہوئیں تاہم آپ نے قناعت کا عجب مظاہرہ کرتے ہوئے پہلی ملازمت کو ہی ترجیح دی۔

کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ 2001ء کو جب سے اس عاجز کی دامادی میں آئے میں نے انہیں حلیم الطبع، منکسر المزاج، ہنس مکھ، خوش اخلاق، نیک طینت اور ہر دلعزیز اور مرنجاں مرنج سدا بہار شخصیت پایا۔ عجز و انکسار، فروتنی و بردباری آپ کی گھٹی میں رچی بسی تھی۔ افسوس صد افسوس آج میں اپنے انتہائی مونس و غمخوار اور معتمد سے محروم ہو چکا ہوں۔ بڑے صائب الرائے تھے۔ اچھے برے کی تمیز اور دھیما مزاج ان کے نمایاں وصف تھے۔ ہمیشہ بات نرم و ملائم اور دھیمے لہجہ میں کرتے عصیلہ پن ان کے پاس سے بھی نہ گزرا تھا۔ متوازن طبیعت اور سوچ کے مالک تھے۔ اکیس سالہ تعلق میں انہوں نے مجھے کبھی شکوہ و شکایت کا موقع نہ دیا۔ اکرام ضیف بھی ان کی فطرت کا خاصہ تھا۔ مجھے مخاطب کرتے وقت ہمیشہ ابی جان ابی جان ان کے ورد زبان رہا۔ انہی اوصاف کی بدولت ان کا گھر جنت نظیر تھا۔

ماہر اور قابل ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہونے کے ناطے جب بھی کبھی ان سے کسی تکلیف کا ذکر کیا انہوں نے فوراً ادویہ تجویز کر دیں۔ قیام کراچی میں جماعت کی فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری بھی چلایا کرتے تھے۔ گھر پر اگر کسی بھی وقت کوئی مریض آ جاتا تو ماتھے پر بل لائے بغیر اسے بھی اپنے پاس سے مفت ادویہ دینے میں کبھی لیت و لعل سے کام نہ لیتے۔ دکھی انسانیت کی خدمت انہوں نے اپنے اوپر فرض کر رکھا تھا۔ ہمیشہ ان کا یہ مطمح نظر رہا کہ ان سے کبھی کسی خواص و عام کو شکوہ و شکایت کا موقع نہ ملے۔ بیوی بچوں اور دیگر متعلقین کو ہمیشہ ان کا صحیح مقام و مرتبہ دیا۔

26 دسمبر 2018ء کو بمع اہل و عیال جرمنی چلے گئے وہاں بھی جماعتی خدمات کو اپنا شعار و دستور بنائے رکھا اور ہمیشہ انہیں ترجیح و اولیت دی۔ نماز و روزہ کے سختی سے پابند تھے۔ جہاں بھی جاتے ہمیشہ مسجد میں جا کر نمازوں اور جمعہ کی ادائیگی کی حتی الوسع کوشش کرتے۔ بچوں کی صحیح تربیت پر ہمہ وقت کاربند رہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضل و کرم سے تین بیٹوں میں سے بڑا بیٹا حافظ قرآن ہے۔ ان کی خواہش تینوں بیٹوں کو حافظ قرآن دیکھنے کی تھی۔

شومئ قسمت 30 دسمبر 2021ء کو پتہ کی تکلیف ہوئی۔ لیزر کے ذریعہ پتے سے پتھریاں نکالی گئیں۔ جنوری 2022ء کے آخر میں صرف تین دن گھر آئے۔ پیچیدگی پیدا ہونے کے باعث یکم فروری کو پھر ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ پانچ ماہ دو ہسپتالوں میں یکے بعد دیگرے آپریشن ہوئے اس تکلیف دہ عرصہ میں انہوں نے بڑے صبر، حوصلہ اور خندہ پیشانی سے متوکل علی اللہ رہتے ہوئے بڑی کٹھن تکالیف کا مقابلہ کیا۔ ڈاکٹروں نے ہر ممکن علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن آخر وہی ہوا جو منظور خدا تھا اور 31 مئی 2022ء کو اس گوہر کمیاب و نایاب نے اپنے بلانے والے دل و جان سے عزیز سب سے پیارے رب العالمین کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد یہ کہتے ہوئے کر دی کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

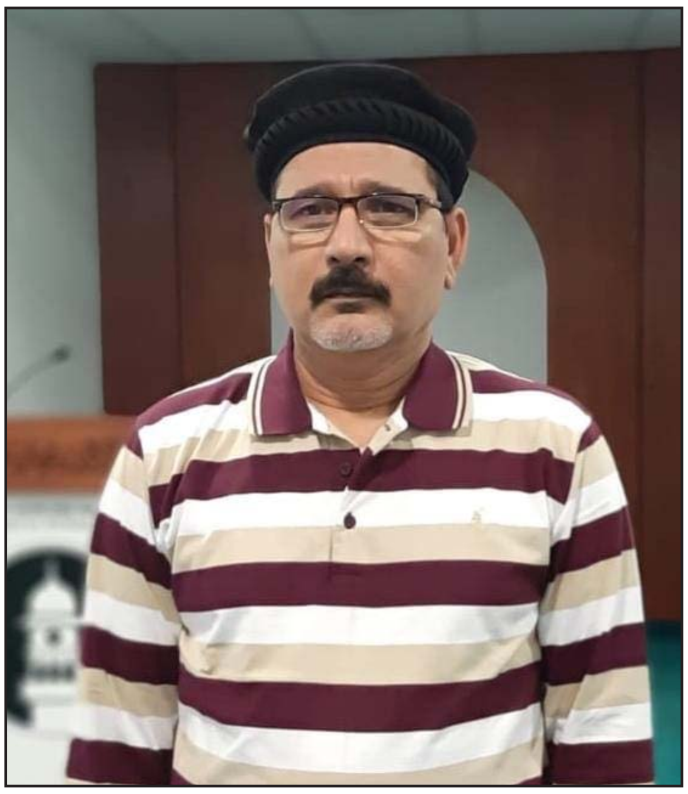

یقین واثق ہے کہ فرشتوں کی نگہبانی اور جلو میں آپ اپنے رب الاعلیٰ کے حضور حاضر ہوئے ہوں گے اور اپنی ابدی و مستقل قیام گاہ کو بہت بہتر پایا ہو گا اور خوشی سے پھولے نہ سمائے ہوں گے۔ اے باری تعالیٰ اپنے اس نئے مہمان کو اپنے قرب خاص میں جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرما۔ آمین۔ ڈاکٹر طاہر اشفاق مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ان کو 3 جون 2022ء کو جرمنی میں سپرد خاک کیا گیا۔

اے خدائے بزرگ و برتر! جانے والے کے اوصاف حمیدہ کو ہم جملہ پسماندگان کو عموماً اور اہلیہ اور بچوں کو خصوصاً اپنانے اور تادم آخر ان پر عمل پیرا ہونے کی ہمت و طاقت دے اور اہلیہ اور بچوں کا خود ہی حافظ و ناصر اور کفیل ہو اور انہیں دکھ اور غم کی اس گھڑی میں اپنی رضا پر راضی رکھتے ہوئے برداشت اور صبر کی ہمت و طاقت عطا فرما۔ آمین ثم آمین

یہ میری خوش بختی و خوش قسمتی ہے کہ سفر آخرت پر روانہ ہونے سے چار روز قبل موبائل کے ذریعہ آپ کی اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ کی صدا میرے کانوں میں پڑی جو آج بھی مجھے آپ کی موجودگی کا احساس دلا رہی ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ تاحیات یہ احساس قائم و دائم رہے گا اور میں اس کی چاشنی سے لطف اندوز ہوتا رہوں گا۔ القصہ مختصر ہم سے عارضی طور پر بچھڑنے والا وجود بیشمار خوبیوں کا مجسمہ تھا۔

اے جانے والے! ہمارا تجھ سے وعدہ ہے کہ ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھنے میں ہمیشہ مقدور بھر کوشاں رہیں گے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہ چند روزہ دنیوی زندگی تو عارضی اور امتحانی زندگی ہے اصل اور ابدی زندگی تو اخروی زندگی ہے۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض و غایت اپنے خالق حقیقی کی عبادت اور نیک اعمال کی بجا آوری ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو اس کی عبادت کی کوئی ضرورت نہیں یہ انسانی فلاح و کامرانی کے لئے ہی ہے۔ یہ آپ کی خدا کی عبادت اور نیک اعمال ہی آپ کا اصل زاد راہ ہے جو آپ کی اخروی اور ابدی زندگی کو سنوارنے اور سرخروئی کا ضامن ہو گا اور جزاء و سزا کے دن اسی پر آپ کی کامیابی کا زیادہ تر انحصار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی کوتاہیوں اور سستیوں کو ترک کر کے خدا تعالیٰ کی عبادت کا اصل، حقیقی اور صحیح حق ادا کریں اور اپنے اسلاف کے نیک اعمال کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور نیک اعمال کے ذریعہ اپنی آخرت کو سنواریں۔ اے خدائے ذوالجلال! ہمیں اس کی توفیق و صلاحیت اور ہمت عطا فرما۔ آمین

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے...... از صفحہ 8

سرینام مشن

یہاں جماعت کا نفوذ 1956ء میں ہوا۔

(Ahmadiyya Muslim Association USA1994souvenir pg65)

سلسلہ احمدیہ حصہ دوم صفحہ 689 پر جماعت کے نفوذ کا سن 1952ء لکھا ہے۔

سویڈن مشن

جماعت احمدیہ کا سویڈن میں نفوذ 1956ء میں ہوا۔ سید کمال یوسف صاحب اور چوہدری عبد اللطیف بی اے صاحب 14 جون 1956ء کو گوتھن برگ پہنچے اور مشن کی ابتدا کی۔ 7 اگست 1956ء کو ایک سویڈش مرد نے احمدیت قبول کی جن کا اسلامی نام سیف الاسلام محمود رکھا گیا۔

(ahmadipedia.org)

(Ahmadiyya Muslim Association USA1994souvenir pg82)

سویٹزرلینڈ مشن

جماعت احمدیہ کا سویٹزرلینڈ میں نفوذ 1946ء میں ہوا۔حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر 13 اکتوبر 1946ء کو مکرم عبد اللطیف صاحب، مولوی غلام احمد بشیر صاحب اور شیخ ناصر احمد صاحب زیورچ پہنچے۔

(Ahmadiyya Muslim Association USA1994souvenir pg85)

(سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ 116)

عدن مشن

عدن میں سب سے پہلے احمدیت کا نام احمدی ڈاکٹروں کے ذریعہ پہنچا۔1946ء میں 5 احمدی ڈاکٹر یہاں کام کر رہے تھے چنانچہ ان کے کہنے پر حضورؓ نے مولوی غلام احمد صاحب مبشر کو بطور مبلغ عدن بھجوایا۔

(سلسلہ احمدیہ حصہ 2 صفحہ 118)

اردن مشن

مولوی رشید احمد صاحب چغتائی واقف زندگی مارچ 1948ء کو حیفا سے شرق الاردن کے دار السلطنت عمان پہنچے اور ایک نئے احمدیہ مشن کی بنیاد ڈالی۔یہ مشن جولائی 1949ء تک جاری رہا۔ اس کے بعد آپ شام اور لبنان تشریف لئے گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 13 صفحہ 2)

پرتگال مشن

جماعت احمدیہ کا پرتگال میں نفوذ 1952ء میں ہوا۔

(Ahmadiyya Muslim Association USA1994souvenir pg88)

گیانا مشن

گیانا میں جماعت کا پہلا مشن 1960ء میں کھولا گیا۔

(Welcome to ahmadiyyat the true Islam pg409)

فجی مشن

فجی میں بھی پہلا جماعت کا مشن 1960ء میں کھولا گیا۔ یہاں جماعت کا تعارف ایک احمدی چوہدری عبد الحکیم صاحب کے ذریعہ پہنچا جو 1925ء میں کاروبار کے سلسلہ میں یہاں آئے تھے۔ بعد ازاں حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر جماعت کے پہلے مبلغ شیخ عبد الواحد صاحب 11اکتوبر 1960ء کو فجی پہنچے۔

(سلسلہ احمدیہ جلد 2 صفحہ 570)

(Welcome to ahmadiyyat the true Islam pg409)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

’’دنیا زور لگا لے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔‘‘

(الموعود، انوار العلوم جلد 17صفحہ 613-614)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں کا وارث بننے کی توفیق عطا کرے نیز اس عظیم الشان علمی خزانے کو جو آپؓ ہمارے لیے چھوڑ گئے ہیں اس سے مستفید ہونے کی بھی توفیق ملے۔ آمین ثم آمین

ایک سبق آموز بات

آج کل انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے بہت سے کام کمپیوٹر سے وابستہ ہو گئے ہیں اکثر بیٹھ کر کام کرنا ہوتا ہے، کووڈ پین ڈیمک کی وجہ سے تو تقریباً پوری دنیا میں گھر سے کام کرنے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ ایسے میں مسلسل بیٹھ کر کام کرنے، جھک کر بیٹھنے یا کرسی پر ٹانگیں پسار کر لمبے عرصے تک بیٹھنے کی وجہ سے لوگوں کی کمر میں تکلیف بڑھ رہی ہے نیز وزن کے مسائل بھی بڑھ رہے ہیں۔ ہم اپنی بیٹھنے کی کرسی کو مناسب آرام دہ بنا کر نیز اپنے بیٹھنے کے انداز کو بہتر کر کے اور مناسب ورزش کی عادت سے ان مسائل سے بچ سکتے ہیں۔

طاہر احمد۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن فن لینڈ

طلوع وغروب آفتاب

28/جولائی 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:28	19:02
مدینہ منورہ	04:21	19:08
قادیان	04:08	19:28
ربوہ	03:48	19:08
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:52	20:57

فقہی کارنر

بچے کے کان میں اذان دینا

سوال:۔حکیم محمد عمر صاحب نے فیروز پور سے (حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے) دریافت کیا کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو مسلمان اس کے کان میں اذان کہتے ہیں، کیا یہ امر شریعت کے مطابق ہے یا صرف ایک رسم ہے؟

جواب:۔فرمایا ’’یہ امر حدیث سے ثابت ہے اور نیز اس وقت کے الفاظ کان میں پڑے ہوئے انسان کے اخلاق اور حالات پر ایک اثر رکھتے ہیں۔ لہٰذا یہ رسم اچھی ہے اور جائز ہے‘‘

(اخبار بدر نمبر 13 جلد 6 مؤرخہ 28/ مارچ 1907ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)